Digitized by Khilafat Library Rabwah

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

اللہ اکبر

ایڈیٹر:- غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۵۱

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند عہ ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند سہ ۱۳

نمبر ۱۱۵	۱۱ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۳۴ء	جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۵ مارچ کی صبح کو لاہور تشریف لے گئے اور شام کو واپس آ گئے ۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب معہ جناب چودھری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لاء جموں تشریف لے گئے تھے ۔ وہاں سے واپسی پر لاہور اور دہلی کے سفر پر روانہ ہو گئے ۔

۲۶ مارچ کو عید اضحیٰ ہوئی ۔ چونکہ دھوپ میں حدت بڑھ گئی ہے ۔ اس لئے عیدگاہ کی بجائے جہاں سایہ کا انتظام مشکل تھا ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باغ میں ۹ بجے کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمازِ عید پڑھائی ۔ اور خطبہ عید فلسفۂ قربانی پر پڑھا ۔ حضور کے ارشاد کے ماتحت اس دفعہ خاص انتظام کے ماتحت قربانی کے گوشت کا ایک حصہ ہر محلہ میں ایک جگہ جمع کر کے ان اصحاب کے گھروں میں افراد کے لحاظ سے پہنچایا گیا ۔ جو خود قربانی نہ دے سکے ۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے کوئی گھر ایسا نہ رہا ۔ جسے گوشت نہ پہنچا ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صادقوں کو دشمنوں سے گھبرانا نہیں چاہیئے

"دشمن کا وجود بھی عجیب چیز ہے ۔ اس کے ذریعہ سے بہت سے حقائق اور حکمتیں ظاہر ہوتی ہیں ۔ کیونکہ وہ اپنی دشمنی میں حد سے بڑھ کر شرارتوں اور ایذا رسانیوں کی فکر اور منصوبے کرتے ہیں ۔ اور صادقوں کو تباہ کرنا چاہتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ اس وقت ان کو نہ صرف بچا لیتا ۔ بلکہ ان کی تائید میں فوق العادت نشان ظاہر کرتا ہے ۔ پس دشمنوں سے صادق کو کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے ۔ ہاں صبر اور استغفار کثرت سے کرنا چاہیئے ۔ جس قدر مخالفت شدت سے ہو ۔ اسی قدر خدا کی نصرت قریب آتی ہے ۔ اور وہ اپنی تجلّی ظاہر کرتا ہے جب یہ شناخت کر لیا ۔ کہ حق کیا ہے ۔ پھر اس حق کا اگر کوئی مخالف ہو ۔ تو اس مقابل کو قابلِ رحم سمجھنا چاہیئے ۔ کیونکہ وہ اہلِ حق کا مخالف نہیں ۔ بلکہ خدا کو اپنے مقابلہ کے لئے بلاتا ہے ۔ اور خدا سے جنگ کرتا ہے ۔"

(الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد

مصیبت زدگان زلزلہ کی امداد کے متعلق

حضور نے جماعت احمدیہ کو مصیبت زدگان زلزلہ کی مالی امداد کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا۔

اس تحریک میں ہم احمدی ضرور حصہ لیں۔ تا جو احمدی مبتلائے مصائب ہیں۔ ان کی امداد کی جاسکے۔ اور دوسرے مستحقین کو بھی خدا کی صفت رحمانیت کے ماتحت امداد دی جاسکے۔ اور اس طرح خدا کی طرف سے پیشگوئی پوری کئے جانے کا شکریہ ادا ہوسکے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان ظاہر ہوا ہے۔ اور اس پر ہماری خوشی کی کوئی علامت ظاہر ہونی چاہیئے۔ اور وہ یہ ہوسکتی ہے۔ کہ ہم سکینوں اور مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کریں۔ اور اپنے عمل سے ثابت کریں۔ کہ ہم نے خدا کا الہام پورا ہونے کی قدر کی ہے۔ اور یہ ہمارے ایمان میں زیادتی کا موجب بنا ہے۔

ابھی تک اس تحریک میں کافی رقم نہیں آئی۔ ہر ایک احمدی کو اس میں ضرور حصہ لینا چاہیئے۔

"الفضل" کے نامہ نگار اصحاب سے

کچھ عرصہ ہوا۔ بعض مقامات پر تجربتاً "الفضل" کے نامہ نگار مقرر کئے گئے تھے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ کئی کئی ماہ گزر جانے پر بھی ان کی طرف سے کوئی اطلاع اخبار میں اشاعت کے لئے موصول نہیں ہوتی۔ اس کی دو ہی وجوہات ہوسکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ انہیں کوئی بات قابل اشاعت ملتی ہی نہیں۔ اور دوسری یہ کہ وہ اپنے فرض کی ادائگی کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ دونوں صورتوں میں ان کا تقرر بے فائدہ نظر آتا ہے۔ اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن اصحاب کے نام "الفضل" ان کے نامہ نگار ہونے کی حیثیت سے جاری ہے۔ ان کی طرف سے اگر ہر مہینہ میں کم از کم دو رپورٹیں اشاعت کے قابل موصول نہ ہونگی۔ تو ان کے نام کا پرچہ بند کر دیا جائے گا۔ نامہ نگار صاحبان کو توجہ اور کوشش سے اپنے فرائض ادا کرنے چاہئیں۔

اطلاع

یہ پرچہ ۲۶ مارچ عید الضحی کی وجہ سے ارسال نہ کیا جاسکا۔ اور ایک دن لیٹ ہو گیا ہے

تحریک قرضہ کے متعلق قابل توجہ امور

میعاد — تحریک قرضہ میں شامل ہو کر ثواب حاصل کرنے والوں کے لئے بڑھا دی گئی ہے

ضرورت — سلسلہ کے اہم امور کی سرانجام دہی کے لئے ہے۔

جلدی — مجلس مشاورت کے موقعہ پر رقوم لانے کی بجائے ابھی بھیجدی جائیں۔

رعایت — بیمہ کے خرچ کے متعلق یہ دیجاتی ہے کہ دفتر کے ذمہ ہوگا۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

حضرت مسیح موعود کے الہامات اور کشوف

دفتر تالیف و تصنیف کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و کشوف یکجائی طور پر جمع کرنے کے لئے حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ اور عاجز کو مقرر کیا گیا ہے۔ ممکن ہے۔ بعض الہامات یا کشوف ایسے بھی ہوں۔ جو ابھی تک تحریر میں نہ آئے ہوں۔ اس لئے ایسے احباب کی خدمت میں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی ایسا الہام یاد ہو۔ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ براہ نوازش علی الاعلان جلد ایسے الہامات یا کشوف خوشخط لکھ کر حضرت مولانا شیر علی صاحب ناظر تالیف و تصنیف کی خدمت میں ارسال فرمائیں۔ اس کام میں تاخیر ہرگز نہیں ہونی چاہیئے۔ احباب کو اس بات کی تحقیق کی قطعاً ضرورت نہیں۔ کہ وہ الہام یا کشف جس کا انہیں علم ہے کسی کتاب یا اخبار میں درج ہو چکا ہے۔ یا نہیں۔ یہ ہم خود تحقیق کریں گے احباب صرف اس امر کو مدنظر رکھیں۔ کہ جو الہام معلوم ہو۔ اور ان کے خیال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی تصنیف یا سلسلہ کے اخبارات الحکم اور بدر میں شائع نہیں ہوا۔ وہ خوشخط لکھ کر ارسال فرمائیں۔ ایسے الہامات و کشوف کے ساتھ یہ تصریح فرمانا بہتر ہوگا۔ کہ وہ فلاں موقعہ پر فلاں فلاں اشخاص کے سامنے حضور نے سنایا۔ اور اگر شاہدوں میں سے کوئی صاحب آپ کے گاؤں یا شہر کے ہوں۔ تو ان کی شہادت بھی ارسال فرمائیں۔ لیکن اگر کسی اور گاؤں یا شہر کے ہوں۔ تو صرف ان کے اسماء لکھنا کافی ہوگا۔ ہم خود ان سے دریافت کر لیں گے۔ لیکن اگر گواہوں کے نام بھی یاد نہ ہوں۔ اور صرف الہام یا کشف کے الفاظ یاد ہوں۔ تو صرف الفاظ ہی تحریر فرما دیں۔ ممکن ہے دریافت کرنے سے کئی دوستوں کو وہ الہام یا کشف یاد آجائے۔ اور اس طرح سے کلام اللہ کا ایک فقرہ جو بالکل قرین قیاس ہے کسی عظیم الشان نشان پر مشتمل ہو۔ قبل از ظہور محفوظ ہو کر خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر ایک بین گواہ ثابت ہو۔ خاکسار عبد القادر (مولوی فاضل)

حقیقت

نمود رنگ سے کب آشنا ہوا اے دل
پڑا تصور نقش خودی میں ہے غافل

مجاز ہی میں حقیقت کا راز پنہاں ہے
نظر کے آگے بنا ہے یہ پردہ کیوں حائل

جمال شاہد معنی اسے نصیب کہاں
بتوں کی چشم فسوں ساز پر جو ہے مائل

صفائے قلب ہویدا کسی میں تب مانیں
وگرنہ محض ریاضت کے ہم نہیں قائل

وہی تو منصب عالی کو پہونچے آخر کار
جو آکے خاک نشینوں میں ہو گئے شامل

ہوا یہ شوق شہادت کہاں مرے ہمدم
بجھائے تشنگی دل جو خنجر قاتل

بیان حال دل زار ہو تو کیونکر ہو
نہیں زبان ابھی عرض نیاز کے قابل

لب سوال پر آیا جو حرف دنیا کا
سوائے حسرت حاصل ہوا نہ کچھ حاصل

جہاں میں ناز ہو اپنے کمال پر کیا خاک
فلک پہ جب نہ سلامت رہے مہ کامل

دکھائے جلوہ مسیحا کلام قدسی کا
تو ایک دم میں ہو بس سحر سامری باطل

خاکسار سید ابو الحسن قدسی

رباعی

دنیا کے آب و گل میں نہ ہرگز پھنساؤ دل
ایسا نہ ہو کہ اٹھ نہ سکے جب اٹھاؤ دل
انجام حب غیر فنا کا پیام ہے
ور سب خیر ہے اسی میں کہ اس سے لگاؤ دل

(رحمن۔ رہتاسی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۱۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمینداروں کے قرضہ کے متعلق مجوزہ قانون

چند ضروری امور

زمینداروں کی حالتِ زار

سُود خوار بنیوں اور مہاجنوں کی دست برد سے پنجاب کے زمینداروں کی حالت جس درجہ خطرناک ہو چکی ہے۔ اس کی طرف حکومت کو بارہا توجہ دلائی جا چکی ہے۔ اور شمار و اعداد کے ذریعہ یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے۔ کہ زمینداران پنجاب اس قدر سودی قرض کے نیچے دبے ہُوئے ہیں۔ کہ اپنی زمینوں کی ساری کی ساری پیداوار سے اس کا سُود بھی پُوری طرح ادا نہیں کر سکتے۔ ۱۹۲۹ء میں صُوبہ کے سودی کاروبار کی تحقیقاتی مجلس نے یہ اندازہ لگایا تھا۔ کہ مزارعین پنجاب کے قرضوں کی مجموعی تعداد ایک ارب ۳۵ کروڑ روپیہ ہے۔ اس وقت کے بعد زرعی پیداوار کے نرخ بہت زیادہ گر گئے۔ اس وجہ سے زمینداروں کے قرض کا بار پہلے کی نسبت بہت گراں ہو گیا۔

قرضہ بل پنجاب کونسل میں

ان حالات میں زمینداروں کی چیخ و پکار اوران کی حالتِ زار سے متاثر ہوکر حکومت نے ایک مجلس تحقیقات مقرر کی۔ اس کے ایک سال سے زائد عرصہ غور و فکر کے بعد حکومت پنجاب نے حال میں ایک مسودۂ قانون کونسل میں پیش کیا جس کے متعلق رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کرنے کی تجویز بلا مخالفت پاس ہو گئی۔

بل کا مفہوم

اس بل کا مفہوم یہ ہے۔ کہ کسی مہاجنی قرض پر جو کسی زمیندار کے ذمہ ہو۔ سُود اصل سے نہیں بڑھنا چاہیئے۔ مثلاً اگر کوئی زمیندار کسی سود خوار سے ایک سَو روپیہ قرض لے۔ تو اس کے متعلق بشمول سُود دو سو سے زائد رقم کی ڈگری کسی صورت میں بھی نہ دی جائے۔ اور اس طرح سود در سُود کے اس اضافہ کو روک دیا جائے جس نے زمینداروں کو کچل کر رکھ دیا ہے اور جس کی وجہ سے وُہ ایک دفعہ چھوٹی سی رقم قرض لے کر تمام عمر اس سے کئی گنا زیادہ ادا کرنے کے باوجود مخلصی نہیں پا سکتے۔

اس بل کے رُو سے ایک عدالت اعلےٰ (ٹربیونل) مقرر ہو گی جس میں مقروض دو پیسہ کے کاغذ پر درخواست دے سکیگا۔ کہ مجھے فلاں فلاں ساہوکار کا اتنا قرض دینا ہے۔ اور میرے پاس ادائگی کے لئے یہ کچھ ہے۔ میرا تصفیہ کرا دیا جائے۔ ٹربیونل قرضخواہوں کو طلب کرے گا ٹربیونل میں کسی وکیل کے پیش ہونے کی ضرورت نہ ہوگی۔ ٹربیونل تحقیقات کے بعد فیصلہ دے دیگا۔ کہ مقروض اس قدر ادا کر سکتا ہے۔ اس فیصلہ کی اپیل نہیں ہوگی۔ اور نہ کسی عدالتِ دیوانی کو اختیار ہو گا۔ کہ اس کے متعلق سماعت کرے۔ نہ مقروض کی قرقی ہو سکے گی۔ نہ گرفتاری۔

یہ قانون ان تمام لوگوں پر حاوی ہو گا۔ جو مالکِ اراضی ہونگے زمینداروں کے ساتھ کام کرنے والے کمین لوگوں کے قرضوں پر بھی اس کا اطلاق ہو گا۔ نیز فوجی ملازمین کا قرضہ بھی اس کے ماتحت آجیگا۔

بل سابقہ قرض پر حاوی ہونا چاہیئے

ظاہر ہے۔ کہ اس بل کے پاس ہوکر قانون کی شکل اختیار کر لینے کے بعد اگر اس کا اطلاق سابقہ قرضوں پر نہ کیا جا سکے۔ تو یہ بالکل بیکار اور بے اثر ہو گا۔ کیونکہ زمینداروں کے ذمہ اس وقت تک سُود خواروں کی طرف سے اتنی خطیر رقم قرض کی ڈالی جا چکی ہے کہ اگر انہیں اس قرض کی ادائگی پر مجبُور کیا جائے۔ تو وُہ اپنی ساری کی ساری زمینیں فروخت کر دینے کے بعد بھی مقروض کے مقروض ہی رہیں گے اور ان کے لئے قیامت تک قرض کے بار سے سبکدوش ہونے کی کوئی صورت نہ ہو گی۔ جب یہ حالت ہے۔ تو سابقہ قرضوں کو جُوں کا تُوں قائم رکھتے ہُوئے آئندہ کے لئے خواہ کیسا ہی مفید قانون بنا دیا جائے۔ وُہ کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ پھر جب کہ ایک ارب ۳۵ کروڑ روپیہ قرض میں اصل رقم بہت ہی قلیل ہے۔ اور باقی سب کا سب سود در سود کے ذریعہ اضافہ شُدہ ہے۔ تو ساری کی ساری رقم کو اصل قرار دینا کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہو سکتا۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ جب حکومت نے زمینداروں کی تباہ حالی اور بربادی سے متاثر ہو کر ایسے قرض کے بار سے انہیں نجات دلانے کی ضرورت محسوس کی ہے جو سود خوار لوگوں کی نہایت ہی ظالمانہ شرائط کے ماتحت غیر معمُولی طور پر بڑھ چکا ہے۔ تو وُہ سابقہ قرضوں کو مجوزہ قانون سے مستثنےٰ کر کے کیونکر زمینداروں کے بچاؤ کا خیال بھی کر سکتی ہے اس وقت سود خوار جو قرض زمینداروں کے ذمہ قرار دیتے ہیں۔ اس کا اکثر حصہ ایسا ہے۔ کہ ایک سو اصل رقم پر پانچ پانچ سو ادا کرنے کے باوجود باقی ہے۔ پس موجُودہ قرض کسی صورت میں بھی قائم نہیں رہنا چاہیئے۔ اور آئندہ کے علاوہ سابقہ قرض پر بھی اس قسم کے قانون کے اطلاق کی ضرورت ہے۔ جو زیرِ غور ہے۔ تا کہ زمیندار سراسر ظالمانہ قرض کے ناقابل برداشت بار سے کچھ نہ کچھ نجات حاصل کر کے زندہ رہ سکیں۔ اور اپنے لئے زندگی کا سامان مہیا کر سکیں۔

سُود خوار کیا چاہتے ہیں

سود خوار اگرچہ اتنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ کہ ان کے سودی کاروبار پر حکومت کسی قسم کی پابندی عائد کرے۔ اور حکومت زمینداروں سے جس قدر مالیہ وصُول کرتی ہے۔ اس سے کئی گنا زیادہ صرف سُود وصول کرنے والوں کے پنجۂ ستم سے زمینداروں کو رہائی دلائے۔ تاہم چونکہ وُہ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر حکومت سابقہ قرض کو اصل تسلیم کر لے تو پھر خواہ کوئی قانون بھی نافذ کر دے۔ قیامت تک زمینداروں کو ان کے قبضہ سے نہیں نکال سکتی۔ اس لئے وُہ اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ سابقہ قرض میں کوئی کمی نہ کی جائے۔ اور پھر جو بھی چاہے قانون پاس کر دیا جائے۔ چنانچہ اخبار "ملاپ" ( ) لکھتا ہے:۔

"اب جو ایک ارب ۳۵ کروڑ روپیہ زمینداروں کی طرف ہے۔ جب تک یہ وصول نہ کرا دیا جائے۔ تب تک کوئی ایسا قانون جو اس وصولی کے راستہ میں روکاوٹ ڈالنے والا ہو تیار کرنا کسی طرح حق بجانب نہیں"

گویا ایک ارب ۳۵ کروڑ روپیہ سارے کا سارا نہ کبھی ادا ہو سکے اور نہ کوئی ایسا قانون بن سکے۔ جو زمینداروں کو بُرے بھلے طور پر زندہ رہنے کے قابل بنا سکے۔ اب اگر حکومت سابقہ قرض زمینداروں کے ذمہ واجب الادا قرار دے دے۔ تو اس طرح سود خواروں کا وہ مقصد حاصل ہو جائے گا۔ جو ان کے پیش نظر ہے۔ اور زمینداروں کو کسی قانون سے قطعاً کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکے گا۔

سابقہ قرض کے متعلق ضروری امر

پس اوّل تو ضروری ہے۔ کہ حکومت سابقہ قرضوں کو بالکل منسُوخ کر دے۔ جیسا کہ حال ہی میں صُوبہ سرحد کی کونسل میں زمینداروں کے ۱۱½ کروڑ روپیہ قرضہ کی کلیتہً تنسیخ کا ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے۔ پنجاب کونسل میں بھی ایک ارب ۳۵ کروڑ روپیہ قرض پر خطِ تنسیخ کھینچ دیا جائے۔ لیکن اگر حکومت اس کے لئے تیار نہ ہو۔ تو اتنا تو ضرور ہونا چاہیئے۔ کہ ایسے قرض جن میں اصل سے کئی گنا زیادہ یا اصل سے دو چند رقم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادا کی جا چکی ہے۔ اسے کالعدم قرار دے دیا جائے۔ ورنہ زمینداروں کے زندہ رہنے کی کوئی صورت نہیں ہے:۔

سُود خوار آئندہ کیا کرنا چاہتے ہیں

آئندہ کے متعلق تو سود خوار یہ طے کر رہے ہیں۔ کہ زمینداروں کو کسی صورت میں بھی قرض نہ دیا جائے۔ چنانچہ حال میں ہندوؤں کا جو جلسہ لائل پور میں منعقد ہؤا۔ اس میں مجوزہ قانون کی مخالفت کرتے ہوئے یہ اعلان کیا گیا۔ کہ "ہندو کسی زمیندار کو خواہ وُہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ زیور۔ مکان۔ زمین یا کسی بھی چیز پر قرضہ نہ دو۔ یہ سب کچھ اس قانون کی زد میں آجاتا ہے۔ قرضہ دوگے۔ تو تباہ ہو جاؤ گے" (ملاپ ۲۱- مارچ)

سود خواروں کے لئے یہ طریق عمل اختیار کرنا کچھ بھی مشکل نہیں۔ اور وُہ ضرور اسے عمل میں لائیں گے۔ پھر ایسا قانون پاس کرنا جو سابقہ قرض پر عائد نہ ہوتا ہو۔ عضو معطل سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔ پس حکومت ان سب پہلوؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے قانون قرضہ کو پاس کرائے۔ اور ایسی شکل میں اسے نافذ کرے جو نتیجہ خیز ہو سکے:۔

سُود خواروں کی مخالفت

سُود خواروں کی طرف سے اس بل کی مخالفت لازمی ہے چنانچہ انہوں نے ابھی سے اس کے خلاف شور مچانا شروع کر دیا ہے۔ اور حکومت کو طرح طرح سے دھمکیاں دے رہے ہیں۔ اور عام مخالفت کی تجاویز سوچ رہے ہیں۔ لیکن حکومت جس پر زمینداروں کی تباہی واضح ہو چکی ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ نہ صرف اس قسم کا قانون جلد سے جلد پاس کر کے نافذ کر دے۔ بلکہ اس بات کا بھی خاص طور پر خیال رکھے۔ کہ وُہ بے اثر اور بے فائدہ صورت میں پاس نہ ہو۔ اگر سود خواروں کے شور و شر نے اس قانون کو بے اثر بنا دیا۔ تو اس سے زمینداروں میں پہلے سے بھی زیادہ بے چینی پیدا ہو جائے گی۔ اور وُہ یہ سمجھنے پر مجبور ہونگے۔ کہ حکومت پنجاب کی تین چوتھائی آبادی کو اور اس آبادی کو جسے ریڑھ کی ہڈی قرار دیا جاتا ہے۔ سود خواروں کے ایک قلیل طبقہ کے پنجہ استم میں چھوڑ دینے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ ہندو ایک عرصہ سے سیاسی معاملات میں حکومت کے خلاف شور و شر پیدا کرنے میں ماہر ہو چکے ہیں۔ ان میں تنظیم ہے۔ ان میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جن کے لئے ہر اس بات پر جو ان کی مرضی کے خلاف ہو۔ شور مچا دینا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ لیکن حکومت کو اس قسم کی کسی بات کی کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اور اس نے زمینداروں کو تباہی کے گڑھے سے نکالنے کے لئے جو قدم اٹھایا ہے۔ اس میں تزلزل نہیں پیدا ہونے دینا چاہیئے۔ نہ اس بات کا انتظار کرنا چاہیئے۔ کہ زمیندار ابھی چیخیں چلائیں:۔

زمیندار بیدار ہوں

لیکن جہاں ہم حکومت کو یہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وُہ اس بات کی منتظر نہ رہے۔ کہ زمیندار اپنی تباہ حالی پر از سر نو نوحہ خوانی شروع کر دیں۔ تب ان کی شنوائی ہو۔ وہاں زمینداروں سے بھی کہتے ہیں۔ کہ وُہ خوابِ غفلت سے بیدار ہوں۔ اس وقت تک غفلت نے انہیں جس مرحلہ پر پہونچا دیا ہے۔ اس سے آگے مکمل تباہی اور ہلاکت ہی ہے۔ اگر اب بھی انہوں نے ہوش سے کام نہ لیا۔ اور اپنے بچاؤ کے لئے حکومت کو متوجہ نہ کیا۔ تو اس کا انجام جو کچھ ہو سکتا ہے۔ وُہ ظاہر ہے۔ انہیں بھی چاہیئے۔ کہ جلسے کر کے حکومت سے مطالبہ کریں۔ کہ مجوزہ قانون کا حلقۂ اثر سابقہ قرضوں تک وسیع ہونا چاہیئے۔ اور قانون ایسی دفعات پر مشتمل ہو۔ جو زمینداروں کو سود خواروں کے پنجہ سے نکال سکیں:۔

مُسلمانانِ کشمیر کو اتحاد کی ضرورت

مسلمانانِ کشمیر نے جب تک متحدہ طور پر اپنے حقوق کے حصُول کے لئے جد و جہد کی۔ اس وقت تک ان کی آواز میں ایک خاص اثر تھا۔ اور باوجود اس کے کہ لمبے عرصہ سے وُہ نہایت مسکنت کی زندگی بسر کرتے چلے آرہے تھے۔ اور ان کا مقابلہ ایک ایسی حکومت سے تھا جس کے نزدیک مسلمانانِ کشمیر کی حیثیت نہایت ادنےٰ اور بے حد ذلیل درجہ کے غلاموں سے بھی گری ہُوئی تھی۔ تاہم آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی نہایت مدبرانہ راہ نمائی میں انہیں توقع سے بڑھ کر کامیابی ہُوئی۔ اور اگر مسلمانانِ کشمیر قومی غداروں۔ اور اندرونی فتنہ پردازوں کی شرارتوں کا شکار ہو کر باہمی جنگ و جدال شروع نہ کر دیتے۔ اور اس اتحاد کو جو حقوق طلبی کے میدان میں قدم رکھتے وقت ان میں پایا جاتا تھا۔ اور جس کا بنیادی اصل یہ تھا۔ کہ ہر فرقہ اور عقیدہ کے مسلمان متحد ہو کر جد و جہد کریں۔ اور سیاسی و ملکی حقوق کے حصُول میں اختلاف عقائد کو حائل نہ ہونے دیں۔ انشقاق سے بدل کر آپس میں دست و گریباں نہ ہو جاتے۔ تو اس وقت تک آئینی جنگ میں اگر مکمل نہیں تو بڑی حد تک فتح حاصل کر چکے ہوتے۔ ریاست نے ان کے بہت سے مطالبات منظور کر لئے تھے۔ اور جس سرگرمی سے ان کو عملی شکل دینے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ جب آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے کچھ عرصہ مہلت دینے کے بعد اس طرف توجہ دلائی تو وزیر اعظم نے انتظامی مشکلات پیش کر کے نہایت مصالحانہ انداز میں تھوڑی سی مہلت اور طلب کی۔ اور یقین دلایا۔ کہ اس بارے میں ریاست نہایت مستعدی سے کام کر رہی ہے۔ لیکن جب مسلمانانِ کشمیر بعض غرض پرست اور غدار لوگوں کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے باہمی جھگڑوں اور فسادات میں مبتلا ہو گئے۔ جن کی بنیاد اختلافِ عقائد پر ہی رکھی گئی۔ تو بنا بنایا کھیل بگڑ گیا۔ اور ریاست نے منظور کردہ مطالبات میں ایسی کتر بیونت کر دی۔ کہ وُہ بالکل بے اثر ہو کر رہ گئے۔ اس پر مسلمانانِ کشمیر کو از سر نو جد و جہد کرنی پڑی۔ اور نئے سرے سے ریاست کے جبر و تشدد کا نشانہ بننا پڑا۔ اس عرصہ میں چونکہ وُہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی جس نے مُسلمانانِ کشمیر کے لئے نہایت ہی قابل قدر خدمات سرانجام دی تھیں۔ اندرونی دشمنوں کی رخنہ اندازیوں کی نذر ہو چکی تھی۔ اس لئے مسلمانانِ کشمیر کی مشکلات و مصائب میں بہت اضافہ ہو گیا۔ تاہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کی آئینی جد و جہد میں ان کی امداد کرنے کا جو وعدہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت کے زمانہ میں کیا تھا۔ اس کا پاس کرتے ہُوئے سلسلۂ امداد کو جاری رکھا۔ اور اپنے نمائندوں کے ذریعہ جہاں حکومت ہند پر مسلمانانِ ریاست کے حقوق اور مطالبات کی اہمیت واضح کی۔ اور انہیں صحیح رنگ میں پورے کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ وہاں ریاست کے ذمہ وار اور اعلےٰ حکام پر بھی زور دیا۔ کہ جلد سے جلد ایفائے وعدہ کریں۔ چنانچہ جناب سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے ریاست کے اعلےٰ حکام سے۔ اور جناب مفتی محمد صادق صاحب نے وائسرائے ہند سے اسی سلسلہ میں ملاقاتیں کیں۔ اور ان کے سامنے حالات کو نہایت وضاحت کے ساتھ رکھا۔ امید کی جا سکتی ہے۔ کہ اگر مسلمانانِ ریاست کسی اور اندرونی فتنہ میں نہ مبتلا ہو گئے۔ اور غلط کار شیروں کے پھندے میں نہ پھنسے رہے۔ تو ان کے حق میں بہترین نتائج پَیدا ہونگے:۔

مسلمانانِ ریاست کے لئے جہاں یہ ضروری ہے۔ کہ اپنی جد و جہد کو آئینی حدُود کے اندر مسلسل جاری رکھیں۔ اور اس کے لئے جو بھی قربانی انہیں کرنی پڑے۔ اس کے کرنے سے دریغ نہ کریں۔ وہاں اس بات کی بھی ضرورت ہے۔ کہ اپنے خیر خواہوں اور بدخواہوں میں امتیاز کرنا سیکھیں۔ اور اندرونی اختلاف و انشقاق سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ گزشتہ اختلاف نے انہیں جس قدر نقصان پہونچایا ہے۔ وُہ بالکل واضح ہے۔ اگر دُور اندیشی اور عاقبت بینی سے کام لے کر انشقاق نہ پیدا ہونے دیتے۔ اور جن لوگوں کے متعلق ان پر واضح ہو چکا تھا۔ کہ وُہ محض غرض کے بندے ہیں۔ اور صرف ذاتی مفاد ان کے مدنظر ہے۔ ان کی فتنہ پردازیوں سے محفوظ رہتے تو اب حالت بالکل مختلف ہوتی۔ لیکن اگر اس تازہ تجربہ کے بعد وُہ پھر باہمی جنگ و جدال میں مبتلا ہو گئے۔ اور قومی غداروں کی ریشہ دوانیوں کا شکار بن گئے۔ تو نتیجہ پہلے سے بھی زیادہ خطرناک نکلے گا۔ جہاں تک ممکن ہو۔ باہمی اتفاق اور اتحاد کو مضبوط بنائیں۔ عقائد کے اختلاف کو ملکی اور سیاسی جد و جہد میں روک نہ بننے دیں۔ اور غداروں کی ریشہ دوانیوں کا قطعاً اثر نہ قبول کریں۔ مولوی یوسف شاہ صاحب نے جب احمدی و غیر احمدی کا سوال اٹھا کر مسلمانوں میں فتنہ اندازی کی ہم نے اسی وقت مسلمانانِ کشمیر کو آگاہ کیا تھا۔ کہ اس فتنہ سے بچیں۔ اور اس کے خلاف پر زور آواز بلند کریں۔ لیکن اس وقت پوری توجہ نہ کی گئی۔ اس سے جو نقصان پہنچا۔ وُہ ظاہر ہے۔ اور اب کھلے الفاظ میں اعتراف کیا جا رہا ہے۔ کہ "آج پھر وہی چال از سر نو چلی جا رہی ہے۔ جو ہری کشن کول کے زمانہ میں چلی گئی تھی۔ اور مولوی یوسف شاہ کو تحریک سے الگ کر کے مسلمانوں کو کشمیر میں ٹکرا دیا تھا۔ آج کسی اور کو قوم کی مخالفت کے لئے تلاش کیا جا رہا ہے۔ تاکہ مطالبات کو چھوڑ کر مسلمانانِ کشمیر نئے فساد میں مبتلا ہو جائیں" (انقلاب ۲۳ مارچ)

حضور سرورِ کائنات کا اسوۂ حسنہ اور کلماتِ طیبات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۶۳

مقداد بن اسودؓ سے روائت ہے۔ کہ میں اور میرے دو ساتھی جب ہجرت کرکے مدینہ میں پہونچے۔ اس وقت ہم لوگ سخت غریب تھے۔ ہم پر فاقہ تک نوبت پہونچنے لگی۔ اس پر ہم نے زبان سے تو سوال نہ کیا۔ مگر مہمان بننے کے لئے لوگوں کے پاس گئے۔ مگر کہیں بھی ہمارا انتظام نہ ہوا۔ ہاں رسُول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم تینوں کو اپنے گھر ٹھیرانے کے لئے لے گئے۔ ان دنوں آپ کے پاس چار بکریاں تھیں۔ آپ نے مجھے فرمایا۔ کہ مقداد! آئندہ جتنا دُودھ ان بکریوں کا نکلے۔ اس کے چار حصے کر لیا کرو۔ ایک حصہ میرا۔ تین حصے تم تینوں کے۔ مقداد کہتا ہے کہ میں ہر روز دودھ کے چار حصے کر لیا کرتا تھا۔ مگر ایک روز حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عشاء کے بعد گھر میں تشریف نہ لائے۔ میں نے دل میں سوچا۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضُور آج کسی انصاری کے گھر میں تشریف لے گئے ہیں۔ اور وہاں آپ نے کھانا کھا لیا ہو گا۔ اور دودھ بھی وہاں سے ہی پی لیا ہو گا۔ اور حضُور سیر ہو چکے ہونگے۔ اس صورت میں اگر میں حضُور کا حصہ بھی پی لُوں۔ تو کیا مضائقہ ہے؟۔ اس پر میں کبھی پینے کا ارادہ کر لیتا۔ اور کبھی کہتا۔ کہ شائد آپ بھُوکے ہوں۔ آخر کار میں اُٹھا۔ اور حضور کے حصہ کا دُودھ اُٹھا کر پی لیا۔ اور پیالہ بدستور ڈھانک دیا۔ لیکن جب میں پی چکا۔ تو مجھے سخت ندامت ہُوئی۔ اور میں نہایت پشیمان ہو کر سوچنے لگا کہ اگر آپؐ نے کسی کے ہاں سے کچھ۔ کھایا پیا نہ ہُوا۔ اور بھُوکے تشریف لائے۔ تو کیا بنے گا۔ اس پریشانی میں مَیں کمبل اوڑھ کر لیٹ گیا۔ اور پراگندہ خیالات میں محو ہو گیا۔ کہ حضُور تشریف لائے۔ کمرہ میں اندھیرا تھا۔ حضُور نے اندر داخل ہو کر آہستہ سے السلام علیکم کہا۔ کہ جیسے جاگنے والا سُن سکے۔ اور سونے والے کی نیند میں خلل نہ آنے۔ پھر حضُور پیالے کے پاس گئے۔ اوسے کھولا۔ تو خالی پایا۔ چونکہ آپؐ کو سخت بھُوک لگی ہُوئی تھی۔ فرمایا۔ کہ اے اللہ جو مجھے اس وقت کچھ کھلائے۔ تو اُسے کھلا۔ اور جو مجھے پلائے۔ تو اُسے پلا۔ یہ سُنکر میں چپکے سے اُٹھا۔ کہ کسی طرح کچھ کھلا پلا کر حضُور کی دُعا کی برکت سے حصہ لوں۔ اٹھ کر میں نے اندھیرے میں ٹٹول کر اپنی چھُری تلاش کی چھُری لے کر پھر ٹٹولتا ہُوا بکریوں کے پاس پہونچا۔ کہ ایک بکری ذبح کرکے اُس کا گوشت پکا کر حضُور کو کھِلاؤں میں سب بکریوں کو ٹٹولنا چاہتا تھا۔ کہ ان میں سے کونسی موٹی۔ اور فربہ ہے۔ مگر عجیب بات یہ ہُوئی کہ جس بکری کو بھی میں نے ٹٹولا۔ پہلے میرا ہاتھ اُس کے تھنوں پر پڑا اور کیا دیکھتا ہوں۔ کہ سب بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے ہُوئے ہیں۔ حالانکہ شام کے وقت سب بکریوں کو میں دوہ چکا تھا۔ یہ دیکھ کر میں نے لکڑی کے ایک بڑے سے پیالے میں بکریوں کا دودھ دوہا۔ اور پیالہ بھر کر حضُور کے پاس لایا۔ آپؐ نے دیکھ کر فرمایا۔ کہ مقداد یہ کیا معاملہ ہے؟ مَیں نے کہا حضُور دُودھ پی لیجئے۔ آپؐ نے پھر فرمایا کہ کیا بات ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ پہلے حضُور دُودھ پی لیں۔ پھر اصل معاملہ عرض کروں گا۔ اس پر آپؐ نے وُہ دُودھ پیا۔ یہاں تک کہ سیر ہو گئے۔ پھر پیالہ مجھے پکڑا دیا۔ مَیں نے باقی سارا دودھ پی لیا۔ ابھی تک حضُور کو اصل معاملہ کا بالکل علم نہ تھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ کہ مقداد! اب بتا کہ کیا بات ہے؟ اس پر میں نے سارا واقعہ بیان کیا۔ سُنکر آپؐ نے فرمایا۔ کہ یہ دودھ تو پھر خُدا کی طرف سے خاص برکت تھا۔ کیوں نہ تُو نے مجُھے پہلے بتایا۔ تاکہ مَیں تیرے دونوں ساتھیوں کو جگا کر یہ تبرک انہیں بھی پلاتا۔ میں نے عرض کیا۔ کہ حضُور بات یہ ہے کہ جب حضور نے اس وقت یہ دُودھ پی لیا۔ اور پھر بقیہ تبرک مجھے مل گیا تو اب مجھے کوئی پروا نہیں۔ کہ کسی تیسرے نے پیا۔ یا نہیں:۔

مترجم۔ سبحان اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق دیکھو کہ بھُوک لگی ہوئی ہے۔ اور دیکھتے ہیں۔ کہ پیالہ خالی ہے۔ مگر کسی کو جگا کر نہیں پوچھتے۔ کہ میرا حصہ کہاں گیا۔ یا یہ کہ مجھے بھُوک لگی ہُوئی ہے۔ میرے لئے دُودھ یا کسی اور کھانے کا انتظام کرو۔ بلکہ اپنے اللہ سے سوال کرتے ہیں۔ اور وُہ بھی کسی خارق عادت معجزہ کی طلب نہیں۔ بلکہ ایک عاجزانہ دُعا ہے۔ کہ الٰہی کسی شخص کو توفیق دے۔ کہ اس وقت مجھے کچُھ کھلا پلا سکے۔ اور پھر اس کے حق میں دُعا مانگتے ہیں۔ کہ جو مجھے کھلائے۔ اُسے اپنی جناب سے کھلا۔ پھر خدا کا فضل دیکھو کہ وُہی بکریاں جن کے تھنوں میں دودھ باقی نہیں رہا۔ ان کے تھن دُودھ سے بھر جاتے ہیں۔ پھر حضُور کا ایثار دیکھو۔ کہ جب آپؐ کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دودھ تو خصوصیت سے ایک فضل الٰہی تھا۔ تو افسوس ہوتا ہے۔ کہ سوئے ہُوئے ساتھیوں کو جگا کر انہیں اس نعمت میں شریک کیوں نہ کر لیا گیا۔

۶۴

عروہؓ سے روائت ہے۔ کہ مَیں نے حضرت عائشہ سے کہا۔ کہ جب مَیں آپ کی عقل اور آپ کا فہم دیکھتا ہوں۔ تو مجھے بالکل تعجب نہیں ہوتا۔ کیونکہ میں کہتا ہوں۔ کہ آپ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی اور حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی ہیں۔ یہ فہم اور عقلمندی آپ ہی کے شایانِ شان ہے۔ پھر میں آپ کا علم و فضل دیکھتا ہوں۔ تو بھی مجُھے تعجب نہیں آتا۔ کیونکہ مَیں دل میں کہتا ہُوں۔ کہ سرورِ کائنات کی پاک بیوی اور صدیق اکبر کی صاحبزادی کا علم و فضل ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ لیکن جب میں آپ کی طبی واقفیت دیکھتا ہوں۔ تو حیران ہو جاتا ہوں کہ یہ معلومات آپ کو کہاں سے حاصل ہُوئے۔ راوی کہتا ہے۔ کہ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا۔ عروہ بات یہ ہے۔ کہ حضرت رسُول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی پچھلی عمر میں بہت بیمار رہنے لگ گئے تھے۔ ان دنوں میں فتح مکہ کے بعد عرب کے چاروں طرف سے مختلف وفد حضور کی ملاقات اور عرض معروض کرنے کے لئے آیا کرتے تھے۔ اور وُہ لوگ اپنے تجربہ کی بناء پر جب کوئی دوا آپؐ کے لئے تجویز کرتے۔ تو میں اپنے ہاتھوں سے وُہ نسخے بنا کر حضُور کو استعمال کرایا کرتی تھی۔ اس لئے یہ طبی واقفیت مجُھے وہاں سے حاصل ہُوئی ہے:۔

مترجم۔ سبحان اللہ یہ ہے نمونہ اوس پاک اور خدمت گزار بی بی کا انہی خدمتوں اور خوبیوں کی بدولت وُہ حضُور کی نظر میں سب بیویوں سے زیادہ پسندیدہ تھیں۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء:۔

۶۵

ابن عباس سے روائت ہے۔ کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دردِ شقیقہ ہوا۔ اور آپؐ ان دنوں میں حجۃ الوداع کے سفر میں تھے۔ اس پر آپؐ نے علاج کے لئے لحی جمل کے مقام پر اپنے سر پر پچھنا لگوایا:۔

مترجم۔ پچھنا سے مراد یہ ہے۔ کہ استرہ سے سر کی کھال کو زخمی کرکے سنگی کے ذریعہ خون چوس کر نکالنا۔ اس سے مواد فاسد خارج ہو جاتا ہے:۔ خاکسار سیّد محمّد اسحاق۔

حضرت مسیح موعود علیہ السَّلام کا ایک الہام

اخبار الفضل مجریہ ۱۳۔ مارچ ۱۹۳۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے متعلق ایک کوہاٹی مدرس کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ جو نہایت معقول اور مدلل ہیں۔ تیسرے اعتراض کے متعلق جو حضرت اقدس کے الہام "قرآن خدا کا کلام اور میرے منہ کی باتیں ہیں" پر کیا گیا ہے۔ میں قرآن کریم کا ہی ایک حوالہ بعینہٖ اسی طرزِ کلام کا پیش کرتا ہوں:۔

سورۃ عنکبوت کے تیسرے رکوع کی پہلی آیت یہ ہے۔ والذین کفروا بآیات اللہ ولقائہٖ اولئک یئسوا من رحمتی و اولئک لھم عذاب الیم۔ اور جنہوں نے اللہ کی آیات اور اس سے ملاقات کا انکار کیا۔ وُہ لوگ میری رحمت سے ناامید ہو گئے۔ اور وُہی ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اس آیت کی ترتیب بعینہٖ اس الہام کے طرز پر ہے۔ پہلے آیات اللہ فرمایا اور پھر رحمتی۔ اب کون مسلمان ہے۔ جو یہ خیال کرتا ہو۔ کہ رحمتی میں میری رحمت سے مراد نبی کریمؐ کی رحمت ہے۔ اگر یہاں آیات اللہ میں اللہ کا ذکر غائب کے طور پر کرتے ہُوئے رحمتی میں متکلم کی حیثیت میں بھی خدا ہی متصور ہوتا ہے۔ تو پھر اس الہام میں اسی خدا کے اس طرزِ کلام پر کسیکو اعتراض کرنے کا کیا حق ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کو اس ترتیب سے نازل کرنے سے دو امور ثابت ہوتے ہیں۔ اول قرآن خدا کا کلام ہے۔ دوم وہی قرآن کا نازل کرنے والا خدا اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کلام کرتا ہے۔ جیسا کہ "میرے منہ کی باتیں ہیں" سے ظاہر ہے۔ ا

زلزلۂ بہار کی پیشگوئی پر "مدینہ" کے اعتراضات

اور ان کے جواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلقہ زلزلۂ بہار پر اخبار "مدینہ" نے جو بے سروپا اعتراضات کئے۔ ہماری طرف سے اُن کے جوابات نے اسے اس قدر بدحواس کر دیا ہے۔ کہ جو بات اُس کے قلم سے نکلتی ہے۔ عجیب وغریب نکلتی ہے۔ جیسا کہ اس زمانہ کے جاہل اور کج بحث عالموں کی عادت ہے۔ کہ اپنی کم علمی بے مائگی۔ تنگ خیالی و تنگ ظرفی اور تعلق باللہ و قرب الٰہی سے محرومی کی وجہ سے قرآن پاک کی ان آیات کے متعلق جو ان کے غلط خیالات کی تردید کرتی ہوں۔ یہ گھڑا گھڑایا جواب دیا کرتے ہیں۔ کہ یہ آیات تو قیامت کے متعلق ہیں۔ اسی طرح "مدینہ" نے ہماری پیش کردہ آیات کو قیامت پر اٹھا رکھا ہے۔ تاکہ جیتے جی نہ اُن پر غور کرنے کی ضرورت رہے۔ اور نہ کوئی فکر لاحق ہو:۔

عذاب الٰہی اور تاریخ وقت کا تعین

"مدینہ" نے زلزلہ کے متعلق پیشگوئی میں تعین تاریخ و وقت نہ ہونے پر جو اعتراض کیا تھا۔ اس کے جواب میں اس کی توجہ اس امر کی طرف منعطف کی گئی تھی۔ کہ قرآن پاک کی بعض پیشگوئیاں بھی اسی رنگ میں ہیں۔ یعنی ان میں بھی کسی تاریخ یا وقت کا تعین نہیں۔ بلکہ کفار کے اس قسم کے مطالبہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کوئی وقت یا تاریخ معین کرنے سے خدا تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت انکار کر دیا۔ اور منکرین کو جواب دے دیا۔ کہ مجھے اس کا علم نہیں۔ خدا ہی وہ وقت جانتا ہے۔ جب تم پر عذاب نازل ہوگا۔ چنانچہ آیات ویقولون متیٰ ھٰذا الوعد ان کنتم صادقین قل انما العلم عند اللہ وانما انا نذیر مبین پیش کی گئی تھیں۔ لیکن "مدینہ" کے فاضل مدیر کا خیال ہے۔ کہ "ان آیات میں کسی قسم کے عذاب کا تذکرہ نہیں بلکہ مر کر جی اُٹھنے اور خدا کے حضور جمع کئے جانے یعنی حشر کی تعلیم ہے۔" اور "معاصر الفضل نے مذکورہ بالا استدلال میں قرآن مجید میں تحریف کرنے کی نہایت شرمناک جسارت کا ثبوت دیا ہے۔" اور اس کے ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔ کہ:۔

"ہم الفضل کو بتانا چاہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید کی آیات کو سیاق وسباق سے علیحدہ کر کے تلبیس وتحریف سے کام نہیں چل سکتا"۔

پیش کردہ آیت کا سیاق وسباق

مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ قرآن مجید کی آیات کو سیاق وسباق سے علیحدہ کر کے "تلبیس وتحریف" کا مرتکب وہ خود ہوا ہے۔ اگر اسے ہماری پیشکردہ آیت کریمہ کے سیاق وسباق کے مطالعہ کی توفیق حاصل ہوئی ہوتی۔ تو اسے معلوم ہو جاتا۔ کہ اس رکوع میں قیامت کا نہیں بلکہ ان عذابوں کا ذکر ہے۔ جو پہلے انبیاء کے منکرین پر اسی دُنیا میں آئے۔ اور اُن کے تذکرہ سے کفارِ عرب اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نہ ماننے والوں کو تنبیہ کر کے ہلاکت کے رستہ سے بچنے کا موقعہ دیا گیا۔ ملاحظہ ہو سیاق آیت مذکورہ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ءَامنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض فاذا ھی تمور۔ ام امنتم من فی السماء ان یرسل علیکم حاصبا فستعلمون کیف نذیر۔ ولقد کذب الذین من قبلھم فکیف کان نکیر۔ اولم یروا الی الطیر فوقھم صٰفٰت و یقبضن ما یمسکھن الا الرحمٰن انہ بکل شیء بصیر امن ھٰذا الذی ھو جند لکم ینصرکم من دون الرحمٰن ان الکٰفرون الا فی غرور۔ امن ھٰذا الذی یرزقکم ان امسک رزقہ۔ بل لجوا فی عتو و نفور الخ اس رکوع کی آخری آیت یعنی آیت مذکورہ کا سباق یہ ہے۔ کہ قل ارءیتم ان اصبح ماؤکم غورا فمن یاتیکم بماء معین۔ گویا سارے رکوع میں ان ہی عذابوں کا ذکر ہے۔ جو اس دُنیا سے متعلق ہیں۔ یخسف بکم الارض کے معنے نواب صدیق حسن خاں صاحب نے "دھسا دے تمکو زمین میں" کئے ہیں۔ اور تشریح میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ تم کو قارون کی طرح زمین میں دھسا دے۔ اور صاف ظاہر ہے کہ زمین اسی دُنیا سے تعلق رکھتی ہے۔ اور قارون پر جو عذاب آیا وہ بھی اسی دُنیا میں آیا تھا۔ یرسل علیکم حاصبا یعنی پتھروں کا مینہ برسانا بھی اسی دُنیا کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ جیسا کہ شاہ عبدالقادر نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ اس سے مراد حضرت لوط کی امت کا واقعہ ہے اور نواب صدیق حسن خاں نے بھی یہی لکھا ہے۔ کہ یہ بھی اسی دُنیا کا عذاب ہے۔ پھر آیت ولقد کذب الذین من قبلھم فکیف کان نکیر بھی اس بات کو ظاہر کر رہی ہے۔ کہ یہاں پہلے انبیاء اور ان کے منکرین کے انجام کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منکروں کو متوجہ کیا جا رہا ہے۔ اور بتایا جا رہا ہے۔ کہ جس طرح اپنے اپنے زمانہ کے نبی کو نہ ماننے والے لوگ ہلاک ہوئے۔ یہی حال تمہارا ہوگا۔ اگر تم انکار پر اڑے رہے چنانچہ نواب صدیق حسن خاں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"من قبل سے مراد قوم نوح وعاد وثمود و قوم لوط واصحاب ایکہ واصحاب الرس و قوم فرعون ہے۔ اس میں حضرت کو بہت تسلی بخشی ہے اور آپ کی قوم کو خوب سی دھمکی دی ہے"۔

پھر امساک رزق کا ذکر ہے۔ جو ظاہر ہے۔ کہ اسی جہان سے متعلق عذاب ہے۔ آخر میں پانی کے زمین میں غائب ہو جانے کا ذکر ہے۔ یہ بھی اسی دُنیا کا ایک عذاب ہو سکتا ہے۔ پس آیت مذکورہ بالا کا سیاق وسباق دونوں یہ ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ یہاں تمام دُنیوی عذابوں کا ذکر ہے۔ پھر کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ آیت زیر بحث کے سیاق میں دُنیوی عذابوں کا ذکر ہو۔ اور اس کے سباق میں بھی دُنیوی عذاب سے ڈرایا گیا ہو۔ لیکن بیچ کی ایک آیت کا تعلق قیامت کے ساتھ وابستہ بتایا جائے۔

حضرت شاہ عبدالقادر کی رائے

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن کریم میں یہی آیت یعنی ویقولون متیٰ ھٰذا الوعد ان کنتم صادقین کئی اور مقامات پر بھی وارد ہے۔ جہاں اس سے مُراد دُنیوی عذاب ہی ہے۔ اور "مدینہ" کا یہ خیال غلط ہے۔ کہ جہاں جہاں یہ آیت آئی ہے۔ وہاں عذاب آخرت مراد ہے۔ ہم اپنے دعوےٰ کی تائید میں تفسیر شاہ عبدالقادر کے بعض حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔ جن کی سند کو مدیر "مدینہ" نے بھی اپنے مضمون میں تسلیم کیا ہے۔ سورہ النمل میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ویقولون متیٰ ھٰذا الوعد ان کنتم صادقین۔ قل عسٰی ان یکون ردف لکم بعض الذی تستعجلون۔ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب اس کی تفسیر یوں فرماتے ہیں "کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم عذاب جلد مانگنے والوں کو کہ شاید وہ کہ ہووے جو تم کو پیچھے سے آلے بعض اس چیز سے جس کی تم جلدی کرتے ہو۔ یعنی عذاب کو جو تم جلد مانگتے ہو۔ شاید کچھ اس میں سے تم پر جلد آوے۔ جیسے قحط اناج کا یا بدر کی لڑائی ہوئی"۔ سورہ الانبیاء میں یہ آیت اس طرح آتی ہے۔ ویقولون متیٰ ھٰذا الوعد ان کنتم صادقین لو یعلم الذین کفروا حین لا یکفون عن وجوھھم النار ولا عن ظہورھم ولا ھم ینصرون۔ بل تاتیھم بغتۃ فتبھتھم فلا یستطیعون ردھا ولا ھم ینظرون۔ اس کی تفسیر میں بھی حضرت شاہ صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ یہ عذاب بدر کی لڑائی کی صورت میں ان پر آیا۔ پس ان حوالہ جات سے جہاں یہ ثابت ہے کہ ہماری پیش کردہ آیت سے مراد دُنیوی عذاب ہے۔ اور ایسا ہی اس عذاب کی طرف اشارہ ہے۔ جو کفار پر اسی دُنیا میں آنے والا تھا۔ اور کہ اس میں وقت یا تاریخ کی کوئی تعیین نہیں۔ بلکہ عام رنگ میں ایک پیشگوئی ہے وہاں اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ جیسا کہ ہم نے عرض کیا تھا۔ مختلف غزوات اور جنگوں میں مسلمانوں کی تلوار کی صورت میں کفار پر جو عذاب آیا۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عذاب الٰہی اور بعثت رسول

پھر ہم نے لکھا تھا۔ کہ "خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں شدید عذاب کے متعلق ایک اصل بیان فرمایا ہے جو یہ ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ یعنی ہم اس وقت تک لوگوں کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتے۔ جب تک رسول مبعوث نہ کر لیں"۔ اور مدینہ سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ ہمارے اس استدلال کے خلاف کوئی نص قرآنی پیش کرے۔ چونکہ اس مطالبہ سے عہدہ برآ ہونا بھی مدینہ کے بس کی بات نہ تھی۔ اس لئے اس نے اس سے بھی یہ کہہ کر پہلو بچانے کی کوشش کی ہے۔ کہ "جس عذاب کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ وہ عذاب آخرت ہے۔ نہ کوئی ایسا عذاب جیسا قادیانی مراد لیتے ہیں"۔ پھر لکھا ہے "سیاق کلام سے صاف ثابت ہو رہا ہے۔ کہ یہ عذاب آخرت ہے"۔ مدینہ نے یہ کہہ کر اس آیت کے متعلق مطالبہ سے بھی مخلصی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن کوئی ذی علم اور اسلامی تعلیم سے معمولی واقفیت رکھنے والا انسان بھی یہ خیال نہیں کر سکتا۔ کہ "مدینہ" نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس میں معقولیت کا کوئی شائبہ ہے۔ مدینہ پر اس کی غلطی واضح کرنے کے لئے ہم بعض انہی لوگوں کی آراء پیش کرتے ہیں۔ جنہیں وہ بھی مستند اور ثقہ تسلیم کرتا ہے۔

شاہ عبد القادر صاحب کی تشریح

حضرت شاہ عبد القادر صاحب کے فوائد القرآن کا ذکر کرتے ہوئے "مدینہ" نے لکھا ہے۔ کہ آپ نے بھی اس مضمون کو واضح کیا ہے۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ مدیر مدینہ نے آپ کی وضاحت کو دیکھا نہیں۔ کیونکہ وہ وضاحت مدینہ کی تائید میں نہیں۔ بلکہ خلاف ہے۔ چنانچہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ "ہم عذاب نہیں کرتے کسی قوم پر جب تک کہ بھیجا پیغمبر کو یعنی پہلے نبی کو بھیجتے ہیں۔ تو سمجھا دے اور راہ سیدھی عذاب سے چھوٹنے کی بتا دے۔ جب وہ اس نبی کا کہنا نہیں مانتے تب ان پر عذاب آتا ہے"۔ شاہ صاحب موصوف کے ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ پہلے کسی نبی کو بھیجتا ہے۔ تا لوگوں کو عذاب سے بچنے کی راہ بتائے لیکن جب وہ "اس نبی کا کہا نہیں مانتے تب عذاب ان پر آتا ہے" گویا یہ عذاب وہی ہے۔ جو تکذیب انبیاء کی وجہ سے اسی دنیا میں آتا ہے نہ کہ عذاب آخرت۔

آیت مذکورہ کا سیاق

مدینہ کو آیات کے سیاق و سباق کے متعلق بہت احتیاط کا دعویٰ ہے۔ اور ہمارے متعلق اس پہلو میں بے احتیاطی کی شکایت چنانچہ وہ لکھتا ہے "قادیانی دماغ کی تلبیس آرائی دیکھئے۔ کہ وہ سیاق کلام سے علیحدہ ہو کر نزول عذاب کو بعثت رسول کا لازمی نتیجہ قرار دے رہا ہے"۔ لیکن اس کی اپنی حالت یہ ہے۔ کہ اس نے ساتھ کی دو آیات بھی دیکھنے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ کیونکہ آیۃ کریمہ۔ وکم اھلکنا من القرون من بعد نوح وکفیٰ بربک بذنوب عبادہ خبیراً بصیراً۔ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہاں انہی عذابوں کے متعلق ارشاد ہے۔ جو تکذیب انبیاء کے باعث اسی دنیا میں آتے ہیں۔ جیسا کہ قوم نوح پر عذاب آیا۔ اس آیت کے متعلق ہم اپنے دعویٰ کی تائید میں بعض اور حوالے بھی پیش کرتے ہیں۔

نواب صدیق حسن خان کی توضیح

(۱) نواب صدیق حسن خان صاحب اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ حق تعالیٰ بغیر سو جھائے نہیں پکڑتا۔ رسول بھیجتا ہے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ جو شخص راہ یاب ہوا۔ اور تابع حق بنا اور مقتفی اثر نبوت ہوا۔ اس نے عاقبت محمود اپنی جان کے لئے حاصل کی۔ اور جو حق سے گمراہ ہو گیا اور سبیل رشاد سے بہک گیا۔ تو وبال اس کا خود اسی کی جان پر ہے۔ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ اور قصوروار اپنی ہی جان پر قصور کرتا ہے۔ کما قال تعالیٰ وان تدع مثقلۃ الیٰ حملہا لا یحمل منہ شیئ۔ اور اگر پکارے کوئی بوجھوں مرتا اپنا بوجھ بٹانے کو کوئی نہ اٹھاوے۔ اس میں سے کچھ .... پھر یہ بھی خبر دی کہ ہم کسی قوم کو عذاب نہیں کرتے۔ جب تک کہ رسول کو نہ بھیجیں۔ یہ کمال انصاف پروری ہے خالق عدل و داد کی۔ کہ جس کو عذاب کرتا ہے۔ بعد قیام حجت اور اتمام دلیل کے کرتا ہے۔ پہلے اس کے پاس رسول بھیج دیتا ہے"۔

(۲) شاہ رفیع الدین صاحب اس آیت کے متعلق حسب ذیل الفاظ میں تفسیری نوٹ درج کرتے ہیں۔

"یعنی برے عمل آفت لاتے ہیں۔ پر حق تعالیٰ بغیر سوجھائے نہیں پکڑتا۔ رسول بھیجتا ہے۔ اسی واسطے"

مولوی ثناء اللہ صاحب کا بیان

مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تفسیر ثنائی میں ما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "کسی قوم کو عذاب اور مؤاخذہ نہیں کیا کرتے۔ جب تک اس کی طرف رسول نہ بھیجیں۔ پھر وہ لوگ اس رسول کے ساتھ مخالفت اور عناد سے پیش آتے ہیں۔ تو غضب الٰہی کا حکم ان پر لگ جاتا ہے"۔ بتائیے کیا یہ دنیا کے متعلق ہے۔ یا قیامت کے متعلق

"مدینہ" کے لطیفہ کی حقیقت

ایک "مزیدار لطیفہ" کے عنوان سے "مدینہ" نے لکھا ہے۔ کہ "الفضل" کی جس اشاعت میں صفحہ ۶ پر مدینہ کے دعویٰ کی دلیل طلب کی گئی تھی۔ اور "ہر عذاب الٰہی کو نزول رسول مستلزم نہیں ہے" کے دعویٰ کو جہالت کا مظاہرہ قرار دیا گیا تھا۔ اسی الفضل کے صفحہ ۸ پر معاصر "اتحاد" پٹنہ کے ایک مضمون کے جواب میں کسی ڈاکٹر منصور احمد ایم بی بی ایس کا ایک مکتوب درج کیا گیا ہے۔ جو انہوں نے مدیر اتحاد کے نام بھیجا تھا۔ اس میں ڈاکٹر منصور نے مرزا بشیر الدین محمود خلیفۂ قادیان کے ایک مضمون سے ذیل کے الفاظ پیش کئے۔

"یہ جو زلزلہ کا عذاب آیا ہے۔ یہ بھی اسی قسم کا ہے۔ جس میں ہمدردی کرنا اشد ضروری ہے۔ اس میں لاکھوں ایسے انسان بھی تباہ ہو گئے ہیں۔ کہ ان کی تباہیاں کسی مامور کے انکار کے باعث نہیں کہلا سکتیں۔ ان پر اگر عذاب آیا۔ تو محض عام عذاب ہونے کی وجہ سے جو دنیا کی عام بدکاریوں اور شرارتوں کی وجہ سے آیا"۔ فرمائیے۔ مضمون نگار صاحب کیا رائے ہے مدینہ کے اس دعویٰ کے بارہ میں کہ ہر عذاب الٰہی نزول رسول کو مستلزم نہیں۔ کیا یہ دعویٰ جہالت پر مبنی ہے اگر جہالت پر مبنی ہے تو کیا مطلب ہے۔ جناب کی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے خلیفہ ثانی مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ کے علم و فضل کے متعلق"

"مدینہ" نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ سے جو نتیجہ اخذ کیا ہے۔ وہ اس کی جہالت کا مظاہرہ ہے اور اس بات کا ثبوت کہ مدینہ جوش مخالفت میں خطبہ کا مفہوم سمجھنے سے قاصر رہا ہے۔ اس خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے صاف طور پر فرمایا ہے۔ کہ یہ عذاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے عین مطابق آیا اور آپ کی صداقت کا نشان ہے۔ اس کے ساتھ آپ نے یہ فرمایا۔ کہ وہ عذاب جو مخصوص افراد پر مامورین کی مخالفت اور تکذیب کرنے کی وجہ سے آتے۔ اس میں بے شک مغضوب لوگوں کی اعانت و نصرت کرنا گناہ ہوتا ہے۔ لیکن وہ عذاب جو کسی مامور کی صداقت کے نشان کے طور پر عمومیت کے ساتھ آتا ہے۔ اس میں ہمدردی ضروری ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور نے اس کے متعلق قرآن کریم سے مثال دیتے ہوئے فرمایا۔

حضرت یوسف ؑ کے وقت قحط نمودار ہوا۔ مگر آپ کے ہی ہاتھ سے خدا تعالیٰ نے غلہ بھی تقسیم کرایا۔ ... پس اس وقت قحط عذاب تو بے شک تھا۔ مگر حضرت یوسف ؑ ہمدردی بھی پوری پوری کرتے ہیں۔ اور عذاب کی شدت کو پورے طور پر کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ مامورین کے وقت ایسے عذاب بھی آتے ہیں۔ جو ان کی صداقت کا نشان ہوتے ہیں۔ اور ان کی پیشگوئی کے پورا کرنے والے ہوتے ہیں۔ مگر ان میں ان لوگوں سے جو ایسے عذاب میں مبتلا ہوں۔ ہمدردی بھی کی جاتی ہے اس لئے نہیں۔ کہ ایسے عذاب کو مامور کی صداقت کا نشان نہیں سمجھا جاتا۔ اور اس کے لئے مامور کی بعثت مستلزم نہیں ہوتی۔ بلکہ اس لئے کہ مامورین اور ان کی جماعتوں کے اندر ہمدردی اور رافت و رحمت کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اور یہ بھی ان کی صداقت کا نشان ہوتا ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ اپنا عذاب بھیجتا ہے۔ اور دوسری طرف نبی کی جماعت کو رحمت کے طور پر کھڑا کر دیتا ہے پس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارتوں کے اعلانات

ضروری اعلان متعلق وظائف قرض حسنہ

قواعد کے رو سے تمام ایسے وظیفہ خواروں کو جو کسی یونیورسٹی کے امتحان میں شریک ہوں - آئندہ کے لئے نیا وظیفہ حاصل کرنے کی غرض سے جدید درخواست دینی پڑتی ہے کیونکہ سابقہ وظیفہ ایسے موقعہ پر لازماً بند ہو جاتا ہے۔ اس لئے جو طلباء اس وقت نظارت تعلیم و تربیت سے وظیفہ لے رہے ہوں - اور وہ اس دفعہ یونیورسٹی کے کسی امتحان میں بھی شریک ہوئے ہوں - یا ہونے والے ہوں - اور آئندہ تعلیم کو جاری رکھنا چاہتے ہوں - انہیں چاہیئے کہ نظارت ہذا سے طبع شدہ فارم منگا کر اپنی درخواستیں جلد تر بھجوا دیں - ٭

اسی طرح جو طلباء کوئی جدید وظیفہ حاصل کرنا چاہتے ہوں - انہیں بھی مطبوعہ فارم پر اپنی درخواست جلدی بھجوا دینی چاہیئے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

انگریزی ترجمہ قرآن

ترجمۃ القرآن کے متعلق متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ اس کے کم از کم دو ہزار خریدار بن جائیں - تو طباعت کا انتظام کیا جائے - مگر ابھی تک دوستوں نے اس طرف پوری توجہ نہیں کی - گذشتہ ہفتہ قادیان کی لوکل جماعت نے اس طرف توجہ کی ہے - اور مختلف حلقوں میں مختلف اصحاب کے وفود اس کی خریداری کی تحریک کر رہے ہیں - توقع ہے - کہ ان کی کوشش سے کئی سو خریدار یہاں سے ہی بن جائیں گے اگر بیرون جات کے دوست بھی اسی طرح منظم کوشش فرمائیں تو دو ہزار کیا کئی ہزار خریدار بنائے جا سکتے ہیں۔

توقع ہے - کہ احباب جماعت اس طرف توجہ فرماتے ہوئے جلدی دو ہزار خریداروں کے نام اور فی نسخہ پیشگی کے حساب سے جمع شدہ رقم دفتر تالیف و تصنیف قادیان میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہونگے - تاکہ اس رقم سے ترجمۃ القرآن کی طباعت کا انتظام ہو سکے۔ (ناظر تالیف و تصنیف)

مبلغین کے متعلق اعلان

چونکہ اب مبلغین کا پروگرام ۹ راپریل تک بنایا جا چکا ہے اس لئے اب کسی اور جلسہ وغیرہ پر مبلغ نہیں بھیجا جا سکیگا - جماعتیں اس سے قبل کوئی جلسہ وغیرہ نہ مقرر نہ کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تبلیغی لٹریچر

ٹریکٹ "آہ نادر شاہ" کا انگریزی ترجمہ - مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز چھپ گیا ہے - تقطیع بڑی کاغذ اعلیٰ چھپائی بہترین تعداد صفحات ۲۴ قیمت فی کاپی ۱/ اور ایک روپیہ کے ۱۹

ٹریکٹ بابت زلزلہ کا انگریزی ترجمہ - مصنفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے - تقطیع کلاں - کاغذ عمدہ - چھپائی اعلیٰ تعداد صفحات ۸ - قیمت فی کاپی ۲/ - اور ایک روپیہ کے ۸ نسخے - احباب کو چاہیئے کہ ان ہر دو ٹریکٹوں کی اشاعت میں دل کھول کر حصہ لیں - اور ان انگریزی دان مسلم اور غیر مسلم اصحاب کو پڑھائیں - جنہیں بوجہ اردو نہ جاننے کے اصل اردو ٹریکٹ پڑھنے کا موقعہ نہیں ملا - ہر دو ٹریکٹ تھوڑی تعداد میں چھپوائے گئے ہیں - اس لئے ابتدائی دوستوں کی فرمائشوں کی تعمیل ہو سکے گی - جن کے آرڈر پہلے آجائیں گے۔

اردو ٹریکٹ :- آہ نادر شاہ اردو کی تیس ہزار میں سے تھوڑی سی تعداد باقی ہے - دو روپے سینکڑہ کے حساب سے دوست منگوالیں - ٹریکٹ زلزلہ اردو کا پہلا اور دوسرا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے - اب تیسرا ایڈیشن دس ہزار کی تعداد میں چھپا ہے - جس میں سے پانچ ہزار قابل فروخت موجود ہیں - جن جماعتوں یا دوستوں نے ابھی تک نہیں منگوایا وہ ضرور منگوائیں - اور اپنے اپنے علاقہ میں تقسیم کریں - ہر قسم کی درخواستیں **بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان** کے پتہ پر بھیجیں - قیمت فی سینکڑہ تین روپے - پانچ سو کی قیمت پندرہ روپے - ہزار کی پچیس روپے۔ (ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

اخراج از جماعت کا اعلان

مسمی چراغ دین صاحب ساکن بھاگی ننگل ضلع گورداسپور نے اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی سے کر دیا ہے - اس وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری سے اس کو جماعت احمدیہ سے خارج کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے - نیز جو احمدی اس نکاح میں شامل ہوئے - مثلاً برکت علی عرف بجی ساکن قادیان وغیرہ - ان پر پانچ پانچ روپیہ جرمانہ کیا جاتا ہے - ٭ (ناظر امور عامہ)

مظلومین کشمیر کے لئے چندہ

چندہ کشمیر کی آمد گذشتہ دو تین ماہ سے اس قدر کم ہو رہی ہے کہ ماہواری عمومی اخراجات کا پورا ہونا بھی مشکل ہو رہا ہے - اور بجائے سابقہ قرضہ میں کچھ ادا ہونے کے قرضہ دن بدن بڑھ رہا ہے - ادھر کشمیر کا کام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ زیادہ زور سے کر رہے ہیں - اس لئے یہ امر احباب کرام کی خاص توجہ کا محتاج ہو رہا ہے - پس اس اعلان کے ذریعہ احمدیہ جماعتوں سے نہ صرف چندہ کشمیر احمدی احباب سے مزید توجہ اور باقاعدہ وصول کرنے کے لئے عرض کی جاتی ہے۔ بلکہ یہ بھی کہ احباب کرام اپنے اپنے حلقہ میں دوسرے مسلمانوں سے بھی چندہ کشمیر وصول فرمائیں - ٭ (فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ)

سٹار ہوزری کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ کمپنی کی طرف سے رقوم کی وصولی یا دیگر کاروبار کی سرانجام دہی کے لئے کوئی ایجنٹ مقرر نہیں ہیں - اس لئے تمام قسم کی ترسیل زر اور جملہ خط و کتابت براہ راست کمپنی کے نام پر ہونی چاہیئے - اگر کوئی صاحب کسی شخص کو کمپنی کا روپیہ ادا کریں گے - تو وہ اس کے خود ذمہ وار ہونگے - کمپنی پر ایسی رقوم کی کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوگی۔

۲ - جیسا کہ الفضل مورخہ ۲۰/۲/۳۴ میں اعلان شائع ہو چکا ہے - اسناد حصص تیار ہیں - احباب اپنے اپنے مکتوب تخمیص حصص نمائندگان مجلس مشاورت کے ہاتھ کمپنی کو واپس بھجوا دیں تاکہ ان کے بدلہ میں اسناد حصص جاری کر دی جائیں - نیز کمپنی کا روپیہ جو بعض حصہ داروں کے ذمہ واجب الادا ہے - اس ضمن میں انفرادی طور پر یاد دہانیاں بھی دفتر سے ارسال کر دی گئی ہیں وہ بھی اس موقعہ پر ضرور ارسال کر دیا جائے۔

۳ - مشینری کے لئے آرڈر دیا جا چکا ہے - اور انشاء اللہ العزیز کارخانہ تھوڑے عرصہ میں جاری ہونے والا ہے - جن دوستوں نے تا حال حصص نہیں خرید ے وہ حسب استطاعت حصہ دار بن کر کمپنی کو تقویت دیں - ہر قسم کی اطلاع کے لئے دفتر کمپنی کی خدمات حاضر ہیں۔ (چیئرمین بورڈ آف ڈائرکٹرز)

ایک ضروری اعلان

مشاورت پر آنے والے احباب کی خدمت میں گذارش ہے - کہ اپنے علاقہ سے ایسی کتب یا رسائل یا ٹریکٹ فراہم کر کے ہمراہ لائیں جو سلسلہ کی مخالفت میں مخالفین نے لکھی ہوں - خواہ ایسی کتب پرانی ہوں یا نئی - نیز ہر قسم کی دیگر کتب بھی مرکزی لائبریری کے لئے ہمراہ لائیں - (ناظر تالیف و تصنیف)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصیبت زدگان زلزلہ کی امداد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ نیز حضور کے ارشاد کے ماتحت صیغہ ہذا سے جو تحریک کی جا چکی ہے۔ اس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے جس قدر چندہ کی رقم جلد سے جلد جمع ہونی چاہیئے تھی۔ اس کے پورا ہونے کے لئے احباب کی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ اس چندہ میں ادنیٰ۔ اعلیٰ۔ چھوٹے بڑے۔ مرد عورتیں سب حصہ لے سکتے ہیں۔ اور جیسا کہ رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ سب نے حصہ لیا ہے لیکن اب تک سب مقامات سے یہ رقوم نہیں پہونچی ہیں۔ اور جن مقامات سے موصول ہو چکی ہیں۔ ان میں سے بھی بعض مقامات سے تھوڑی رقوم آئی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ جلد اس فنڈ کو اس حد تک پہنچا دیں۔ کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے مصیبت زدہ علاقہ میں کافی رقم بھیجی جا سکے۔ ۲۵ فروری ۱۹۳۴ء سے پہلے جو رقوم آئی تھیں۔ انہیں شائع کر دیا گیا تھا۔ ذیل میں ان رقوم کی فہرست دی جاتی ہے۔ جو ۲۵ فروری تا ۲ مارچ موصول ہوئی ہیں۔

نوٹ:۔ حیدرآباد دکن کی جو رقم مبلغ -/۲۷/ ۱ روپے پہلے شائع ہوئی ہے۔ اس میں بڑا حصہ یعنی مبلغ -/۱۴۳ کا سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندرآباد نے بھیجا تھا۔ جو حیدرآباد میں شامل ہو گیا۔

(ناظر بیت المال)

نام	رقم
ضیاء الحق صاحب سہارنپوری	۸—۱۴—۰
محمد رفیق صاحب کانپور	۳—۱—۰
حسین علی صاحب داعیوالہ سیالکوٹ	۳—۱۰—۰
چوہدری ابو الہاشم خان صاحب ڈھاکہ	۱۱—۴—۰
الہ دین صاحب شاہدرہ	۳—۶—۰
عین علی شاہ صاحب مچھ بلوچستان	۱—۴—۰
رفیع الزمان صاحب کراچی	۱۱—۱—۰
ڈاکٹر عبد اللہ صاحب کوئٹہ	۲۶—۱۳—۳
مبارک بیگ صاحب کلانور	۲—۸—۰
فاضل شاہ صاحب کمیر گجرات	۵—۰—۰
احمد اللہ خان صاحب ایبٹ آباد	۱۳۲—۱۴—۰
چوہدری عبد اللہ صاحب سلانوالی	۱—۰—۰
جماعت قادیان	۵۹—۰—۳
امام الدین صاحب سمبڑیال	۵—۰—۰
فضل الہی صاحب وزیرآباد	۸—۰—۰
بشیر احمد صاحب ڈیرہ دون	۱—۰—۰
خوشی محمد صاحب کالا گوجراں	۶—۴—۶
عبد الخالق صاحب لودہراں	۱—۱۱—۰
جلال الدین صاحب پھگلانہ	۲—۴—۰
محمد میر صاحب ظفروال	۱۰—۴—۰
علی بخش صاحب [illegible]	۱—۶—۰
فتح محمد صاحب چک ۴۵ منٹگمری	۰—۱۲—۰
ڈاکٹر محمد صدیق صاحب	۱۴—۴—۰
قمر الدین صاحب شکار	۱—۴—۰
مرزا دین محمد صاحب لنگروال	۴—۰—۰
عبد الحمید صاحب فیض اللہ چک	۲—۱۲—۰
ضیاء الحق صاحب سونگڑہ	۳۱—۲—۰
جماعت چک ۳ جنوبی سرگودہا	۱—۳—۳
چوہدری دوست محمد خان صاحب	۱۰—۰—۰
محمد اعظم صاحب دھنی دیو لائل پور	۱—۱۴—۰
پیر عبد الغنی صاحب راوتیانی سندھ	۴—۴—۰
محمد اسمٰعیل صاحب بنگلور	۹—۰—۰
شیخ محمد عبد الرشید صاحب بٹالہ	۹—۶—۰
ذاکر حسین صاحب سنور	۱۵—۱—۰
ارشاد علی صاحب سرائے نورنگ	۳—۶—۰
اکبر علی صاحب دانہ زید کا	۱—۴—۰
سید عبد الرحیم صاحب لدھیانہ	۱—۴—۰
خان محمد صاحب کیمبل پور	۱۰—۰—۰
محمد علی صاحب بیریاں	۰—۵—۰
محمد خان صاحب چک ۹۸ سرگودہا	۵—۰—۰
وزیر علی صاحب چک ۳۵۵ لائلپور	۱—۰—۰
امام بخش صاحب چک ربداس شاہ پور	۰—۱۰—۰
اقبال محمد خان صاحب اجمیر	۱—۰—۶
سیکرٹری جماعت کنانور	۴—۰—۰
محمد عبد اللہ صاحب چکوال	۶—۳—۰
محمد دین صاحب تخت ہزارہ	۱—۴—۰
محمد ابراہیم صاحب جالندھر شہر	۷—۰—۰
غلام احمد صاحب پاک پٹن	۱—۰—۰
قمر الدین صاحب حیدرآباد	۵—۰—۰
عنایت حسین صاحب چک ۲۱	۳—۸—۰
میر عبد اللہ صاحب سرائے عالمگیر	۸—۴—۰
موسیٰ خان صاحب بالاکوٹ	۳—۰—۰
جماعت گجرات	۱۱—۳—۰
مولا بخش صاحب محمد حسین صاحب کانداران دینا پور	۵—۰—۰
فتح محمد صاحب ڈیلوی لدھیانہ	۲—۰—۰
فضل کریم بعضہ غلام نبی	۶—۰—۰
عبد العزیز خان صاحب سرڈھیر	۳—۰—۰
احمد الدین صاحب ڈنگہ	۴—۸—۰
محمد حیات صاحب حافظ آباد	۳—۰—۰
عبد الرحمن صاحب چک ۱۲۱ لائل پور	۲—۸—۰
غلام رسول صاحب خانیوال	۱—۰—۰
پیر محمد اکبر صاحب گولیکی	۲—۱۳—۳
وزیر محمد صاحب رہتاس	۱—۰—۰
دولت خان صاحب کاٹھ گڑھ	۰—۱۰—۰
جماعت دھرم کوٹ بگہ	۹—۱۰—۰
تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان	۴۰—۱—۰
چراغ الدین صاحب گورداسپور	۱—۰—۰
محمد حسین صاحب جگراؤں	۲—۰—۰
اعزاز اللہ صاحب صوابی	۲—۶—۰
سید محمد محسن صاحب بالاسور اڑیسہ	۱—۰—۰
ملک بشیر احمد صاحب بی۔ اے آگرہ	۱—۰—۰
فضل احمد جماعت ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۱۶—۴—۰
لجنہ فیروزپور	۹—۱۲—۰
محمد فضل خان صاحب بٹالہ	۵—۰—۰
عبد اللطیف صاحب سماٹرہ	۵—۴—۰
محمد اسمٰعیل صاحب پیرکوٹ	۰—۱۲—۰
میر امام بخش صاحب صوبو ڈیرہ	۲—۷—۰
عبد المجید صاحب گجرات	۱—۰—۰
غلام نبی صاحب نوشہرہ	۵—۲—۰
محمد ظہیر صاحب منٹگمری	۱۰—۸—۰
نذیر الظہور صاحب بینی پوری	۱—۰—۰
محمود الحق صاحب کپور تھلہ	۴—۱۱—۰
غلام رسول صاحب سنگرور	۱—۰—۰
مرزا معظم بیگ صاحب گلگت	۵—۰—۰
احمد الدین صاحب سمبڑیال	۰—۹—۰
عبد المجید صاحب شملہ	۱—۰—۰
غلام حسین صاحب دہلی	۸—۹—۰
چوہدری فتح محمد صاحب چک ۲ جنوبی	۰—۴—۰
محمد شفیع صاحب کالا باغ	۸—۰—۰
علی بخش صاحب چک ۲۳ جنوبی	۲—۱۲—۰
عبد الرحمن صاحب غوث گڑھ	۱—۰—۰
نصر اللہ خان صاحب خوشاب	۱—۰—۰
برکت علی صاحب ہیڈ مرالہ	۰—۸—۰
سیٹھ آدم اسمٰعیل صاحب بمبئی	۳—۸—۰
کریم بخش صاحب اور ابھا گوبھٹی	۲—۰—۰
محمد بخش صاحب ہربنس پورہ	۱—۸—۰
نور الہی صاحب رحیم یار خاں	۱—۰—۰

غلام حیدر صاحب گوجرانوالہ ۸—۳ — پالو سلیم اللہ صاحب کوہاٹ ۰—۸—۰ — فقیر احمد خان صاحب جالندھر چھاؤنی ۰—۰—۱ — ڈاکٹر محمد سعید صاحب بجے پورہ ۳—۲ — حافظ غلام محمد صاحب دعیر کے کلاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مراسلات

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کے اعزاز میں

جماعت احمدیہ فیروزپور کی دعوت

خانصاحب جماعت فیروزپور کی دعوت پر ۱۶ مارچ کو تشریف لائے۔ سٹیشن پر علاوہ جماعت کے تمام احباب کے بڑی تعداد میں خان صاحب کے غیر احمدی۔ سکھ اور ہندو دوست بھی موجود تھے۔ خان صاحب نے گاڑی سے اتر کر سب احباب سے ملاقات کی۔ خان صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ ازاں بعد آپ پیر اکبر علی صاحب کے ہمراہ ان کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد مسجد احمدیہ میں تشریف لائے۔ اور نماز عصر پڑھائی۔ ۱۷ مارچ کو خان صاحب کے اعزاز میں دعوت چائے کا وسیع پیمانہ پر انتظام کیا گیا۔ پارٹی ٹاؤن ہال میں دی گئی تقریباً ۱۳۰ مہمان شامل ہوئے۔ جن میں علاوہ ہندو اور سکھ بیرسٹر وکلاء ڈاکٹر اور دیگر معززین کے ہمارے قلعہ کے دو انگریز افسر اور دو یورپین لیڈیز بھی شامل ہوئیں۔ انگریز افسروں میں سے ایک Major Hayes چیف آرڈیننس افسر تھے اور دوسرے Senior Major Sugrue جو Ordnance Mechanical Engineer ہیں تھے۔ پارٹی نہایت شاندار اور عمدہ تھی۔ مہمانوں میں قابل ذکر مندرجہ ذیل اصحاب تھے۔ رائے بہادر پنڈت دولت رام صاحب کالیہ۔ ایم بی۔ ای۔ پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی۔ رائے بہادر لالہ شو نرائن صاحب سرکاری وکیل۔ خان محمد نواز خان صاحب بیرسٹر۔ مولوی محمد حسین صاحب ایڈووکیٹ۔ رائے بہادر لالہ برکت رام صاحب ایڈووکیٹ سردار کرتار سنگھ صاحب ایڈووکیٹ۔ سردار کھڑک سنگھ صاحب ایڈووکیٹ۔ سردار پرتھی سنگھ صاحب ایڈووکیٹ۔ لالہ جگن ناتھ صاحب پوری ایڈووکیٹ۔ سردار جمعیت سنگھ صاحب ہیڈ کلرک قلعہ۔ کوتوال عبد الغنی صاحب فیروزپور چھاؤنی۔ خان محمد عمر خان صاحب میونسپل کمشنر فیروزپور چھاؤنی۔ سید نذیر عالم صاحب وکیل۔ میاں احمد الدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب آف سکولز۔ چوہدری ڈاکٹر رحمت علی صاحب انچارج سول ہسپتال فیروزپور وغیرہ وغیرہ

پارٹی کے بعد جماعت کی طرف سے خاکسار نے ایڈریس پڑھا۔ جو نہایت عمدہ فریم میں لگا کر خان صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ ایڈریس کا جواب خان صاحب نے دیا۔ اس کے بعد خاکسار نے ان تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ غرضیکہ پارٹی نہایت شاندار ہوئی پارٹی کا انتظام خاکسار کے سپرد تھا

۱۸ مارچ کو خان صاحب کا ایک پبلک لیکچر ہوا۔ جس میں آپ نے ولایت میں تبلیغ اسلام کے حالات سنائے۔ حاضری خاصی تھی۔ لوگ کثرت سے پیر اکبر علی صاحب کی کوٹھی پر جہاں خان صاحب فروکش تھے۔ ملاقات کے لئے آتے رہے۔ اور تین دن خان صاحب بہت مشغول رہے۔

(خاکسار فیض الحق خاں آرسنل کلرک)

اولڈ بوائز تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے اپیل

الفضل ۶ مارچ میں مولوی سعد الدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کا ایک مضمون مندرجہ صدر عنوان کے ماتحت درج ہوا ہے۔ اسی سلسلہ میں میں بھی بعض معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ معزز نامہ نگار نے اس مضمون میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ بہت ہی قابل قدر ہیں۔ فی الواقعہ تمام اولڈ بوائز کو چاہیئے۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے قیام سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو منشاء تھا۔ اسے ہر دم پیش نظر رکھیں۔ مجھے اس سے بھی کلی اتفاق ہے۔ اور شاید کسی کو بھی اختلاف نہ ہوگا۔ کہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ایک انگریزی اخبار کا اجراء نہایت موزوں اور اولڈ بوائز کی شان کے متقاضی ہے۔ البتہ معزز نامہ نگار کی تجویز میں اس قدر ترمیم ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ بجائے ایک علیحدہ پندرہ روزہ اخبار جاری کرنے کے فی الحال اگر موجودہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میگزین کو ہی ماہوار کر دیا جائے۔ اور اسے ایک مقررہ سکیم کے ماتحت چلایا جائے۔ تو گو اس کے لئے بھی ایک مستقل فنڈ مہیا کرنا ضروری ہوگا۔ تاہم مالی مشکلات سے دوچار ہونے کا احتمال بہت حد تک دور ہو جائیگا۔ نیز ترقی کی طرف مزید قدم اٹھانے کیلئے تجربہ بھی حاصل ہو جائیگا اور اس امر پر بھی غور کرنے کا موقعہ مل سکیگا۔ کہ کیا کیا مشکلات ہیں۔ صرف یہ کہدینے کہ سکول سٹاف اور اس کے تلامذہ اخبار کو ایڈٹ کریں۔ .. اخبار نہیں چل سکتا۔ ایسے کام کے لئے مستقل سرمایہ اور مستقل انتظام کی ضرورت ہے۔ اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک کہ اسے سر انجام دینے کے لئے سرگرم اور پرجوش کارکن موجود نہ ہوں۔ کسی کام کو شروع کرنے کے بعد پیچھے قدم اٹھانا مومن کی شان سے بعید ہوتا ہے۔ اس لئے پہلے ہی سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہیئے۔ یہ کام ستعدی خلوص اور ایثار کا محتاج ہے۔ اخبار کا اجراء پھر اسے معیار کے مطابق چلانا اور اس کے لئے فنڈز مہیا کرنا ایک مستقل کام ہے۔ جو اس وقت تک نہیں چل سکتا۔ جب تک اس کے لئے خلوص دل اور محنت و ستعدی سے کام کرنے والوں پر مشتمل ادارہ نہ ہو۔ اس وقت تک تو کسی کو یہ بھی علم نہیں۔ کہ اولڈ بوائز کی تعداد کتنی ہے۔ ان کی ایسوسی ایشن کے مالی صیغہ کی کیا حالت ہو سکتی ہے۔ اور وہ سالانہ کس قدر بجٹ تیار کر کے اسے نبھا سکتی ہے۔

بے شک بعض اصحاب کا جوش دو بار اس ایسوسی ایشن کو معرض وجود میں لانے کا موجب ہوا ہے۔ لیکن دونو بار یہ ایک بے جان لاشہ سے زیادہ وقیع ثابت نہیں ہوئی۔ موجودہ ایسوسی ایشن کے ارکان نے اپنی ذمہ واری کو کبھی محسوس نہیں کیا۔ پہلے اگر کوئی اور کام نہیں ہوتا تھا۔ تو کم سے کم سالانہ اجلاس تو ہو جاتا تھا۔ جس سے ممبروں میں اس کے ساتھ ایک گونہ وابستگی رہتی تھی۔ لیکن موجودہ عہدیداران نے تو اس عمل کو بھی غیر ضروری قرار دے کر چھوڑ دیا۔

پس ضروری ہے۔ کہ کوئی بھی ٹھوس کام شروع کرنے سے قبل ایسوسی ایشن کا احیاء کیا جائے۔ اس کے لئے ایسے عہدیدار منتخب کئے جائیں۔ جو کام کرنے والے اور کام کا شوق رکھنے والے ہوں۔ محض اعزازی۔ اور نمائشی نہ ہوں۔ نیز پریذیڈنٹ۔ سیکرٹری اور مالی سیکرٹری کے علاوہ ایک ورکنگ کمیٹی بنائی جائے۔ اور اس کے سامنے ایک پروگرام رکھا جائے۔ جس کی پابندی اس کے لئے لازمی ہو۔ امید ہے ممبران اولڈ بوائز ایسوسی ایشن مجلس مشاورت کے موقعہ پر اس طرف متوجہ ہونگے۔ اور اس سلسلہ میں مناسب اور ضروری قدم اٹھائیں گے۔

(ایک اولڈ بوائے)

ضرورت

(۱) چند ایک لائق احمدی گریجوائٹوں کی عنقریب ضرورت ہوگی۔ جو B.C.M. ہوں۔ یا اس سے زیادہ کوئی امتحان پاس ہوں۔ ایسے احباب فوراً اپنے ناموں اور پتوں سے اطلاع دیں۔ نیز یہ کہ وہ کیا کیا امتحان پاس ہیں۔ تاکہ ضرورت کے وقت ان سے درخواستیں منگوائی جا سکیں۔

(۲) ہمارے ایک احمدی دوست جو بٹالہ ضلع گورداسپور میں رہتے ہیں۔ سٹیم انجن کے چلانے کا کام جانتے ہیں اگر صوبہ بنگال یا بہار کے علاقہ میں کہیں ضرورت ہو۔ تو احباب خیال رکھیں۔ اور شیخ محمد عبد الرشید صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ ضلع گورداسپور کو اطلاع دی جائے۔

(ناظر امور عامہ)

اشتہارات

محافظ اٹھرا گولیاں

بے اولادوں کیلئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا قبل از وقت حمل گر جاتا ہو۔ یا بچے مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ عوام اسے اٹھرا اور اطباء و ڈاکٹر اسقاط حمل یا مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے۔ جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ ہم دعویٰ اور یقین کی بناء پر بانگ دہل کہتے ہیں۔ کہ اس مرض کا اکسیر اور مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب ارسطوئے زمان مولانا حکیم نورالدین شاہی طبیب سے سیکھ کر اور بحکم حضور محافظ اٹھرا گولیاں ایجاد کیں۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے بطور احتیاط رجسٹرڈ کرا لیں۔ تاکہ دیگر دوا فروشوں کی دست برد سے محفوظ رکھ سکیں۔ تاکہ پبلک کسی دھوکہ باز کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ ہزاروں لوگوں کی مجرب و آزمودہ گولیاں ہمارے دواخانہ سے قریباً گذشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں۔ جو سوائے ہمارے دواخانہ کے کسی دوسری جگہ سے اصلی اور صحیح دستیاب ہونی ناممکن ہیں۔ ہمارے علاج سے ہزاروں مریضوں کو خدا کے فضل سے کامل شفا ہوئی ہے جسے ہم تحدیث نعمت کے طور پر اپنے دواخانہ کے لئے موجب فخر گردانتے ہیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً ہماری نایاب "محافظ اٹھرا گولیاں" طلب کر کے استعمال کرے۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے۔ مشک آنست کہ خود ببوید۔

اصل قیمت فی تولہ سوا روپیہ علاوہ محصولڈاک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے صرف گیارہ روپے

نوٹ:۔ ہمارے دواخانہ سے تمام مجرب ادویہ برائے امراض زنانہ و مردانہ بچوں اور طاقت اور امراض چشم بر مناسب مل سکتی ہیں۔ آرڈر دیتے وقت بیماری کا مفصل حال تحریر کریں۔ اس دواخانہ کے سرپرست اور نگران حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ہیں۔ لہٰذا تمام ادویہ صحیح اور کامل اور پوری احتیاط سے اور خاص طبی طریق سے تیار کی جاتی ہیں۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

دانتوں کی بیماریاں

عرصہ بیس سال کی تجربہ شدہ دانتوں کی ہر بیماری گندہ ہار۔ خراب دانتوں مسوڑوں کا بہترین علاج خون اور پیپ کے لئے ایک اکسیر چیز ہے۔ پایوریا کے جراثیم کو ہلاک کر کے دانتوں کو ہر بیماری سے محفوظ رکھنے والی ادویات کا باقاعدہ استعمال شروع کر دیں ڈنٹل کریم۔ ڈنٹل لوشن ۱۲ ڈنٹل لوشن ۱۲ ڈنٹل پوڈر ۱۲ ڈنٹل پوڈر ۳ تمام ادویات کی قیمت ۳ والسلام:۔ فقیر احمد خاں احمدی حکیم حاذق ماہر امراض دندان۔ جالندھر چھاؤنی۔ پنجاب

فینسی سنہری رسٹ واچ

نہایت خوبصورت سنہری چمکدار مضبوط ٹائم بالکل ٹھیک گارنٹی ۱۰ سال قیمت صرف پانچ روپیہ۔ ۵ پتہ:۔

دہلی واچ کمپنی پوسٹ بکس ۵۵ دہلی

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کے خریدار بڑھائے جائیں

یوم التبلیغ کے متعلق محبان الفضل کا جو فرض تھا۔ وہ میں عرض کر چکا۔ اب اس کے نتائج سننے کا امیدوار ہوں۔ مجلس مشاورت کا سالانہ جلاس اسی مہینہ میں ہوگا۔ اور ہر مقام کی جماعتیں اپنے اپنے کاموں کا محاسبہ کر رہی ہیں میری گذارش ہے۔ کہ الفضل کی توسیع اشاعت بھی ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ سو اپنی اپنی جگہ دیکھ لیجئے۔ کہ دوران سال میں آپ نے اس بارے میں کیا کوشش کی۔ خریداروں کی تعداد جتنی پہلے تھی اتنی ہی ہے۔ اور اخراجات آمد سے زیادہ ہیں پس ضروری ہے۔ کہ الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے خاص کوشش کی جائے۔ اسی سلسلے میں یہ بھی عرض کر دوں۔ کہ اردو ریویو آف ریلیجنز کی خریداری بھی ضروری ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد سب کو معلوم ہے۔ اس کے خریدار بہت ہی کم ہیں۔ ان سب انجمنوں کو چاہیئے کہ اس رسالہ کے خریدار بننے کیلئے تمام لکھے پڑھے احمدیوں کو تحریک کریں۔ اور خواتین جماعت احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اخبار مصباح کے خریدار بڑھائیں تاکہ اسکے اخراجات آمد سے پورے ہوں۔ خوب یاد رکھو۔ کہ آج کل جس جماعت کا پریس قوی ہوگا وہی ترقی پائے گی۔

ہیڈ مہتمم طبع و اشاعت۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

امام یمن اور ابن سعود میں جنگ کے متعلق لنڈن کی ۲۲ مارچ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ دونوں حکومتوں کی سرحد پر جاری ہے۔ اور صلح کی کوشش ناکام ہو چکی ہے۔

جاپان کے ایک شہر میں آگ لگنے کے متعلق ٹوکیو کی ۲۳ مارچ کی خبر ہے۔ کہ شہر ہاکوڈیٹ میں خوفناک آگ لگ گئی جس سے ۶۵۰ اشخاص ہلاک اور ۱۰۶۴ مجروح ہوئے۔ ۹۳ ہزار بے خانماں ہو گئے۔ ۲۳ ہزار مکان جل گئے۔

سری نگر کی ۲۲ مارچ کی یہ خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ کہ ایجی ٹیشن بالکل ختم ہو چکی ہے۔ اب خانقاہ میں کوئی جلسہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ کوئی شخص ڈکٹیٹر بننے کے لئے آگے نہیں آتا۔ نہ گرفتار ہونے کے لئے والنٹیر ملتے ہیں۔

وائسرائے ہند مئی میں بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان جائیں گے

پنجاب کونسل میں لیکھوتی مین زنانہ ممبر کی یہ تحریک کثرت آراء کے خلاف ہونے کی وجہ سے گر گئی۔ کہ عورتوں کو میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں حق رائے دہندگی دیا جائے

سر وزیر حسین چیف جسٹس اودھ چیف کورٹ کے ریٹائر ہونے پر ۱۲ مئی سے عدالت عالیہ الہ آباد کے جسٹس کنگ کے تقرر کا اعلان ہو گیا ہے۔

محصول نمک میں تخفیف کے متعلق اسمبلی کے اجلاس میں تحریک کی گئی تھی۔ جو نامنظور ہو گئی۔

ریاست کپورتھلہ کے خلاف ہندوؤں اور سکھوں نے شورش شروع کر رکھی ہے۔ کئی دن سے قانون شکنی کے لئے جلوس نکالے جاتے ہیں۔ ۲۳ مارچ تک ۹۰ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

لفافے کارڈ کی قیمت میں کمی کرنے کی تحریک بھی اسمبلی میں پیش کی گئی۔ مگر یہ بھی نامنظور ہو گئی۔

سکھوں کا ایک جلسہ ۲۳ مارچ کو لاہور میں ہوا۔ جس میں گیانی شیر سنگھ نے کہا۔ جس طرح خالصہ قوم نے نادر شاہ اور احمد شاہ جیسے بادشاہوں کا منہ توڑ دیا تھا۔ اسی طرح اب بھی کمیونل ایوارڈ اور مسلم راج کے خلاف زبردست جنگ کی جائیگی

مولانا شوکت علی نے مسٹر سدانند ایڈیٹر فری پریس جرنل اور مسٹر مدکارنی پرنٹر اور پبلشر کے خلاف ہتک عزت کا جو مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ اس کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ دونوں ملزموں کو "دو دو" روپیہ جرمانہ یا تین ہفتہ قید محض کی سزا دی گئی۔ یہ سزا "ناقابل اصلاح بابلائے خلافت" اور "مردہ شخصیت" کے الفاظ استعمال کرنے پر دی گئی۔

کانگرسی لیڈر ایسٹر کے ہفتہ میں دہلی میں ایک کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔

رنگون سے ۲۱ مارچ کی خبر ہے۔ کہ قصبہ میمو میں ایک باورچی خانہ میں آگ لگ گئی۔ جس نے پھیل کر پانصد مکانات جلا کر راکھ کر دئے۔ لوگ مندروں اور مسجدوں میں پناہ گزین ہیں مویشیوں کی کثیر تعداد جل کر مر گئی۔ نقصان کا اندازہ دو کروڑ تک کیا جاتا ہے۔

حکومت بہار نے ۲۲ مارچ کو ایک سرکاری بلیٹن شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ امید ہے تین ماہ تک بارش اس ریت کو جو زلزلہ کی وجہ سے پھیل گئی ہے بہا کرلے جائیگی۔ اور زمین واپسی کی ویسی زرخیز نکل آئیگی۔ اس کے علاوہ زمین کے نیچے سے چیونٹیاں اور کیڑے ریت پھاڑ کر نکل رہے ہیں۔ اور اپنے ساتھ زرخیز مٹی اوپر لا رہے ہیں۔ جس سے امید ہے۔ زمین پہلے سے بھی زرخیز ہو جائیگی۔ لوگوں میں اس اعلان سے دلچسپی پیدا ہو گئی ہے

حکومت ایران نے کلکتہ یونیورسٹی کے پروفیسر محمد اسحٰق کو زبان فارسی اور فارسی ادبیات کی خدمات کے صلہ میں "نشان علمی" کا اعلیٰ ترین اعزاز عطا کیا ہے۔ پروفیسر موصوف یونیورسٹی کی طرف سے ۱۹۳۱ء میں اس غرض سے ایران بھیجے گئے تھے۔ کہ تا دور جدید کے فارسی شعراء کے ادبیات سے واقفیت حاصل کریں۔ اس سیاحت کے بعد آپ نے تین جلدوں میں ایک محققانہ کتاب تصنیف کی۔ جس کا نام "سخنوران ایران در عصر حاضر" ہے۔

صوبہ سرحد کی کونسل میں ۲۲ مارچ کو مسودہ قانون اسلحہ ہند صوبہ سرحد جو سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے بعد ہاؤس میں پیش ہوا تھا۔ پاس ہو گیا ہے۔

جائنٹ سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق دہلی سے ۲۱ مارچ کی خبر مظہر ہے۔ کہ اس کا نصف حصہ دہلی پہنچ گیا ہے۔ اور وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے زیر غور ہے۔ امید ہے۔ کہ لارڈ ولنگڈن کے رخصت پر جانے سے قبل تمام تجاویز پر مکمل طور پر غور ہو جائیگا۔ اور لارڈ موصوف بذات خود ایگزیکٹو کونسل کی رائے کو حکومت برطانیہ کے پیش کریں

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے ۲۲ مارچ کو پنجاب کونسل میں ایک قرارداد پیش کی۔ کہ برطانوی حکومت سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ اصلاحات کو رائج کرنے میں عجلت سے کام لے۔ تاکہ نئے آئین کے ماتحت نئے انتخاب ۱۹۳۵ء میں ہو سکیں۔ یہ تجویز بغیر بحث یا رائے شماری کے پاس ہو گئی۔

پنجاب کونسل کے اجلاس میں ۲۲ مارچ کو یہ تحریک پیش کی گئی۔ کہ آئندہ مالی سال کے اختتام کے بعد ٹیکسٹ بک کمیٹی کی کتابوں کو طباعت کے لئے ٹھیکے پر دینے کا طریق منسوخ کر دیا جائے۔ وزیر تعلیم نے کہا۔ کہ حکومت کی پالیسی ایوان کی رائے پر منحصر ہے۔ اگر ایوان موجودہ طریق کی تنسیخ چاہتا ہے۔ تو ایک کمیٹی مقرر کر دی جائے گی۔ جو آئندہ کے لئے طریقہ تجویز کرے۔ قرارداد بلا مخالفت پاس ہو گئی۔

سر عبد القادر کے اعزاز میں چیف جسٹس اور ارکان بار کی طرف سے ۲۲ مارچ کو الوداعی پارٹی دی گئی۔ اور سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ جس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے اعلان کیا۔ کہ میں آئندہ پریکٹس کروں گا۔

مسٹر لائڈ جارج نے ۲۰ مارچ کو لندن میں آلہ نشر صوت کے ذریعہ ایک تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ جنگ کے امکانات سے اس وقت تک بچنا مشکل ہے۔ جب تک کہ معاہدہ ورسائی کی عائد کردہ شرائط متعلقہ تحدید اسلحہ سے تمام قومیں یکساں طور پر استفادہ نہ کریں۔ بے روزگاری کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ اس کا علاج یہی ہے۔ کہ زمین کا صحیح طور پر استعمال کیا جائے۔ ایک سو ملین سٹرلنگ جو اس وقت بنکوں میں بے کار پڑا ہے۔ اگر اس پر صرف کیا جائے۔ تو خاطر خواہ اثر ہو سکتا ہے۔

جاپان اور امریکہ کے مابین دوستانہ تعلقات کے متعلق جو خط و کتابت ہوتی رہی ہے۔ وہ واشنگٹن سے ۲۱ مارچ کو شائع کر دی گئی ہے۔ اس میں جاپان نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس کا ارادہ کسی حکومت کو نقصان پہونچانے کا نہیں۔ دونو ممالک نے تسلیم کیا ہے۔ کہ ان کے مابین خاطر خواہ تصفیہ کے امکانات موجود ہیں۔ اور امریکہ و جاپان کی تجارت میں توسیع ہو سکتی ہے۔

سر لیاقت حیات خاں وزیر اعظم پٹیالہ کے متعلق لاہور سے ۲۳ مارچ کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ آپ عنقریب ٹریڈ کمشنر یا ہائی کمشنر فار انڈیا کے عہدہ پر فائز ہو کر لنڈن جانے والے ہیں۔ اور ان کی جگہ پھر سر دیا کشن کول کے سپرد کئے جانے کی توقع ہے۔

ڈبلن سے ۲۳ مارچ کی ایک خبر مظہر ہے کہ آئرش پارلیمنٹ نے نیلی قمیص پہننے کی ممانعت کے بل کو مسترد کر دیا ہے۔ اس لئے مسٹر ڈی ویلیرا نے لوئر ہاؤس میں ایک بل پیش کیا ہے کہ پارلیمنٹ کو ہی اڑا دیا جائے۔ مخالف پارٹی کی طرف سے اس بل کے پیش کئے جانے کی سخت مخالفت کے باوجود کثرت رائے سے اسے پیش کرنے کی اجازت دے دی گئی۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی